بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 19 جنوری 2004 بمطابق 26 ذیقعد 1424 ہجری بروز سوموار بوقت سہ پہر 3 بجکر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر۔ السلام علیکم ! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

اعوذ با اللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الذین کفروا سواء علیھمء انذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون o ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم oصدقاللہ العظیم۔

ترجمہ۔ جن لوگوں نے کفر کیا ان کیلئے یکساں ہے کہ ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے والے نہیں اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے۔ اور آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے عذاب عظیم ہے۔

جناب اسپیکر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میں ایک چیز کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وقت پر اسمبلی کے سوالات جوابات بروقت موصول نہ ہونے کے سلسلے میں بار بار رولنگ دینے کے باوجود صورت حال دن بدن بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے۔ جس کی بدنامی حکومت وقت پر عائد ہوتی ہے لہذا میں رولنگ دیتا ہوں کہ کل صبح دس بجے چیف سیکرٹری بمعہ دیگر تمام سیکرٹریز میرے چیمبر تشریف لائیں۔ جی عبدالرحیم زیارتوال !

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر ! جیسا کہ ابھی آپ رولنگ دے چکے ہیں آج 17 سوالوں میں سے صرف 4 کے جوابات آچکے ہیں۔ اور ان کے جوابات بھی اس انداز میں دیا گیا ہے۔ جو کہ نہ ہونے کے برابر ہے تو جناب اسپیکر ! ٹریژری بینچز والے ہمارے دوست ہیں اس اسمبلی کی اچھی روایات رہی ہیں۔ لیکن خواہ مخواہ ہمارے دوست جنہیں وہ کام Properly کرنا ہے ۔ وہ نہیں کرپارہے اور ایسا لگ رہا ہے کہ ٹریژری بینچز کا ہر منسٹر اپنے طور پر ڈکٹیٹر بنا ہوا ہے۔ کہ مجھے ایک سیٹ ملی

ہے۔اور میں اس کا وزیر ہوں اور اس ملک اور اس ایوان میں کسی کو جوابدہ نہیں ہوں۔جبکہ مسئلہ ایسا ہے کہ جو آدمی جہاں بھی بیٹھا ہوا ہے ۔ اگر یہ ایوان نہیں ہوگی تو وہ شخص وہ وزیر موصوف اس کرسی پر نہیں ہونگے۔جب تک اس ایوان کی عزت واحترام نہیں ہوگی اور اس ایوان کو صحیح طریقے سے نہیں چلائیں گے ایک دوسرے کو احترام نہیں دیں گے تو جناب اسپیکر! پھر مسئلہ یہ ہے کہ ان کی طرف سے جواب کا نہ آنا دوسری طرف بیوروکریسی اپنے طور پر اس ایوان کو نا اہل سمجھ کر ہمارے تمام کاموں میں ہر چیز میں بلاوجہ رکاوٹ ڈال کر یعنی کہ ایک سیکشن آفیسر کو آپ اسمبلی ممبر کی حیثیت سے یا منسٹر کی حیثیت سے سیدھا کر سکتے ہیں نہ ہی اسکو ہلا سکتے ہیں۔نہ اسمبلی ممبران کے لئے ان کے دل میں عزت واحترام ہے۔تو جناب اسپیکر! انتظامی طور پر یہ اپنے کو ایک قسم کا ڈکٹیٹر سمجھتے ہیں اگر ہم اراکین اسمبلی سیکرٹریٹ میں کسی کام کے سلسلے میں جاتے ہیں تو یہ ہمیں تھرڈ قسم کا شہری تصور کرتے ہیں۔اس کی تمام تر ذمہ داری جناب اسپیکر! آپ پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ ہمارے Custodian ہیں۔اور قائد ایوان صاحب جو کہ انتظامی سربراہ ہیں اس صوبے کا اور آج کے اجلاس میں شرکت نہیں فرما رہے اس لئے مولانا عبدالواسع جو کہ سینئر صوبائی وزیر ہیں تشریف فرما ہیں۔ہم ان سے گارنٹی مانگتے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> آپ کی تقریر سے پہلے اسے سلسلے میں میں نے رولنگ دے دی کل مورخہ 20 رجنوری کو چیف سیکرٹری سمیت تمام سیکرٹریز میرے چیمبر میں تشریف لائینگے اور اس سلسلے میں ہم ان سے میٹنگ کر کے کوئی لائحہ عمل طے کریں گے۔

<u>عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم)</u> جناب اسپیکر! جہاں تک ہمارے معزز اراکین اسمبلی کے سوالات و جوابات کا مسئلہ ہے۔ہم نے بار بار ان کو کہا بھی ہے۔ کہ سوال کرنا ان کا حق ہے اور جواب دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ جہاں تک ان کے سوالات کا تعلق ہے۔اس کے لئے اتنی تفصیل میں جانا پڑتا ہے۔ تو ظاہر ہے دو تین دن میں ان تمام معلومات کو اکھٹا کرنا ناممکن ہے۔لیکن اس کے باوجود ہم نے پھر بھی کوشش کی ہے اور اسمبلی سیکرٹریٹ تک اپنے سوالات کے جوابات پہنچا دیئے ہیں۔جو کہ پرنٹ نہیں ہوئے لیکن میں ان کے جوابات دینے کے لئے تیار ہوں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> صدیقی صاحب! جہاں جہاں خرابیاں ہیں وہ کل کی میٹنگ میں فائنل کریں گے۔ کہ اس

کے لئے کوئی لائحہ عمل تیار کر کے آئندہ کے لئے ان پر انشاء اللہ سختی سے عمل درآمد کروائیں گے۔ جو جوابات پرنٹ ہو کر آئے ہیں وہ آج کی کارروائی میں شامل کرتے ہیں۔

جناب کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہمارے Grievances کو اور اسمبلی کے ماحول کو دیکھ کر ایک رولنگ دی یہ آپ کی بصیرت ہے۔ اس سلسلے میں اب ہم مزید نہیں بولیں گے۔ البتہ ہم دیکھ لیں گے کہ کیا ہوگا۔ اس کے علاوہ PSDP پر آپ نے رولنگ دی ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ ایک اور مسئلہ درپیش ہے کہ ہمارے اخباروں کے ہاکر جو کہ ہمیں وقت پر اخبارات پہنچاتے ہیں انہوں نے آج ہڑتال کی ہے اور اسمبلی کے مین گیٹ پر احتجاج کر رہے ہیں کہ سول سیکرٹریٹ میں ان کے داخلے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے منسٹر انفارمیشن اور اپوزیشن سے کوئی ساتھی جا کر ان کا مسئلہ سن کر انہیں منائیں۔

جناب اسپیکر۔ جی رحیم صاحب!

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! ان کو سیکرٹریٹ میں اس صورت میں داخلہ دیا جائے کہ وہ اپنی سائیکل سیکرٹریٹ سے باہر کھڑی کریں اور خود ہاکر جس دفتر میں انہیں اخبار دینا ہو اخبار دیکر چلا جائے۔ ہوا یہ ہے کہ جب ہاکر اخبار تقسیم کرنے سیکرٹریٹ آیا تو کسی نے ان کی سائیکل چوری کر کے لے گیا ہے اب اس مسئلے پر ان کا احتجاج ہے۔

جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی کے ساتھ کوئی میٹنگ کی جائے تو یہ مناسب ہوگا۔ اس سلسلے میں منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی اور اپوزیشن کا کوئی دوست جا کر ان کا مسئلہ حل کریں۔

اختر حسین لانگو۔ جناب اسپیکر! اگر منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی فلور پر ان کو یقین دہانی کرائیں تا کہ وہ اپنا احتجاج ختم کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! میں اپنے معزز بھائیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پہلے تو یہ بتایا جائے کہ مسئلہ کیا ہے۔ اس کو ہم آرام سے ٹیکل کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ رحیم صاحب فرما رہے ہیں کہ ان کی سائیکل چوری ہوگئی ہے۔ تو کم از کم باہر اس کو تالا لگاتے کیونکہ سیکورٹی کا مسئلہ ہے اور کابینہ کا فیصلہ ہے کہ گیارہ بجے سے پہلے کسی بھی غیر متعلقہ شخص کو اندر آنے کی اجازت نہ دیا

جائے۔اور جو بھی گاڑی اندر داخل ہوگی اس کو باقاعدہ چیک کیا جائے سوائے فلیگ کار کے۔ یہ سیکورٹی کا ایک اہم مسئلہ ہے جس کو بیٹھ کر Discuss کیا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ گورنر سیکرٹریٹ، چیف منسٹر سیکرٹریٹ اور سول سیکرٹریٹ میں کوئی شخص بغیر چیکنگ کے نہیں جا سکتا۔ اس سلسلے میں میری ان سے گزارش ہے کہ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

جناب اسپیکر۔ جمالی صاحب نے کہا کہ یہ سیکرٹریٹ اور کابینہ کا مسئلہ ہے رحیم صاحب کچکول صاحب اور آپ مل بیٹھ کر ان کا مسئلہ حل کریں۔نہیں جمالی صاحب میں نے تو اس لئے کہا کہ چونکہ یہ سیکرٹریٹ اور کابینہ کے مسائل ہیں یہ ہمارے رحیم صاحب اور کچکول صاحب اور آپ پھر وہاں ایک میٹنگ کرلیں یہ لوگ بھی ایسا نہیں کرینگے کہ خواہ مخواہ جو ہے آپ کے خلاف کوئی سیکورٹی معاملہ ہو یہ خواہ مخواہ ضد کریں لیکن میں کہتا ہوں کہ مل بیٹھ کے آپ لوگ اس کا کوئی حل نکالیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور) جی جس وقت یہ حکم کریں ہم مل بیٹھ کے ان کے ساتھ حل کر دیتے ہیں یہ تو ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ سر! اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ باقاعدہ سیکرٹریٹ میں چار دن سے ہاکرز کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے اب جب ان کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے تو سب سے پہلے ایس اینڈ جی اے ڈی کے ایک سیکشن افیسر ہے تو سب سے پہلے منسٹر صاحب کو پتہ ہونا چاہیے کہ کس بنیاد پر بند کیا گیا ہے دوسری بات یہ ہے میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ سائیکل میں یہ کہتا ہوں وہ ان کو کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ اخبار دیتے بھی ہیں تو آپ سائیکل باہر روڈ پر کھڑی کر دیں اور آپ اندر آجائیں اور جس دفتر میں آپ اخبار دینا چاہیں گے وہاں اخبار دے کر واپس چلے جائیں اپنی سائیکل وہاں سے تو وہاں پر نہ اسٹینڈ ہے تالے سے سائیکل ہم سب کو معلوم ہے اس شہر میں تالا لگا کر روڈ پر سائیکل چھوڑ کر کوئی اس کی محافظت نہیں ہے لے جاتے ہیں تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کوئی ٹائم ان کو بتادیں ایس اینڈ جی اے ڈی کے منسٹر صاحب یہاں کھڑے ہیں کہ اس ٹائم آپ صبح سویرے اخبار لے آئیں اخبار دے دیں اور اس کے بعد آپ چلے جائیں۔

جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں یہ میٹنگ میں آپ ڈیسائیڈ کریں ادھر ٹائم نہیں بتائیں ادھر جب آپ

لوگ آپس میں کوئی لائحہ عمل تیار کر کے پھر ٹائم آپ Announce کر دیں ابھی رحیم صاحب، کچکول صاحب اور مطیع اللہ آغا جا کے ان کو دلا سا دے کے کہ بھئی ہم آپ کے مسئلے پر پھر میٹنگ کرتے ہیں۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات) پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر۔ جی!

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات) معزز رکن نے ایک دفعہ پہلے بھی فرمایا آج بھی انہوں نے یہی کہا کہ منسٹر صاحبان کی رہبری بیوروکریسی غلط کرتے ہیں اور ان کی کوئی حکمرانی نہیں ہے میں گزارش کروں کہ اگر ہمارے جوابات بیوروکریسی بناتی ہیں تو کیا ان معزز ممبران پر آسمان سے وحی اترتی ہے انکی بھی یہی افسران رہنمائی کرتے ہیں اور وہی دفاتر سوالات آتے ہیں فرق صرف اتنا ہے جو بیوروکریسی کا ممبر میری معاونت کرتا ہے میری طرح کا ہے جو ان کی معاونت کرتا ہے ان کی طرح کا ہے ،وآخر دعوانا ان الحمد للہ۔

جناب اسپیکر۔ جی، OK۔

سید شیر جان بلوچ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں یہ تحریک التواعموماً ہم جب یہاں بیٹھتے ہیں تو ہمارے سامنے رکھ دیئے جاتے ہیں جس سے ہمیں کوئی پتہ نہیں چلتا ہے کہ کس کس مد میں کونسے کونسے اور آتے بھی دس بارہ تیرا تو اس کو نمٹانے کے لئے۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ یہ ہمارے جمالی صاحب نے بہت اچھی بات میرے چیمبر میں کی یہ رولز میں ۷۵ کے رولز ہیں ایک گھنٹہ پہلے یہ ہمیں موصول ہوتا ہے اس کے بعد پھر پرنٹ ہوتا ہے تو اس میں ٹائم لگتا ہے جمالی صاحب آپ فرمائیں ہاؤس کو ذرا۔

سید شیر جان بلوچ۔ سر! پہلا ٹائم یہ مل جاتا ہے تو اس کے جوابات بھی بڑی مشکل سے۔۔۔

جناب اسپیکر۔ OK جی۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) سر! اس میں میں آپ سے یہ گزارش کرونگا کہ جتنی جلدی ہو سکے آپ اسٹینڈنگ کمیٹیز کے چیئرمین کا چناؤ کریں اور انہی چیزوں کو ہم لے کے جو اس سے کنسنڈ اسٹینڈنگ کمیٹی ہے جو رولز اینڈ پروسیجر کی ان میں ہم یہ بھیج دینگے تا کہ ان کو چینج کریں اب حقیقت

یہی ہے کہ آپ کے آنے سے دومنٹ پہلے یہ سب چیزیں ہمیں دی گئیں یہاں پر پرووِلج موشن بھی ہے ایڈ جرنمنٹ موشنز بھی ہیں ہم کوئی تیاری کر کے نہیں آتے ہیں اس کے لئے کم آز کم چوبیس گھنٹے پہلے اگر وہ لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز منسٹری کو دے دیں تو ہم ایز کولیشن گورنمنٹ میں کسی کے ذمے لگادوں کہ یہ منسٹر صاحب آپ اس کا جواب دیں شرودی صاحب آپ اس کا جواب دیں تو اس سے یہ ہوگا کہ ایوان کی ورکنگ بہت اچھی ہوجائیگی اس وقت میری گزارش یہ ہے کہ سر! آٹھ دس تحریک التواء آئی ہیں ہمارے معزز بھائی جو ہیں اس میں ذرا کھل کر بحث کرنا چاہتے ہیں بات کرنا چاہتے ہیں اگر ہماری طرف سے کوئی صحیح جواب نہ ملے تو آپ ناراض ہوتے ہیں پھر ایوان کا مزہ بھی جاتا رہتا ہے تو میری یہی گزارش ہے کہ ان کو آپ ضرور چینج کریں تھرو اسٹینڈنگ کمیٹیز جو پریذنٹ پروسیجر ہے یہ ہم لوگوں کو وارہ نہیں کھاتا ہے.جی

<u>جناب اسپیکر۔</u>OK نہیں آپ کی بات بالکل بجا اس کے لئے بھی پرابلم ہے ہمارے انشاء اللہ جونہی وہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین منتخب ہوجائیں گے انشاءاللہ رولز ہم ان کے حوالے کردینگے اور پھر ہاؤس کے سامنے لائیں گے کیونکہ یہ بہت پرانے ہوچکے ہیں،اب رحیم صاحب تو وہاں گئے ہیں میرے خیال سردار موسیٰ خیل آپ سوال نمبر پکاریں جب تک وہ آئیں گے۔تاکہ کارروائی آگے چلے۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔</u> جناب! میرا تو ایک ہی سوال ہے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> یہ رحیم زیارتوال کا سوال نمبر۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔</u> رحیم زیارتوال کا سوال وہ خود پکاریں گے اس نے تیاری کی ہوگی ہم نے تو کوئی تیاری نہیں کی ہے جناب اسپیکر صاحب! جیسے کہ آپ کو معلوم ہے کہ میرا علاقہ ضلع موسیٰ خیل ہر لحاظ سے پسماندہ بیک ورلڈ دور رفتہ۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> سردار صاحب! ایک بات آپ نوٹ کریں وہ آپ کی بات صحیح ہے موسیٰ خیل سب سے پسماندہ ہے اور وہ بات بھی صحیح ہے کہ آپ موسیٰ خیل کے لئے بہت خدمت اس وقت کررہے ہیں لیکن ایک بات آپ نوٹ کریں بغیر اجازت کے آپ نہ بولا کریں میرا اور آپ کا جھگڑا صرف اس بات پر ہے ہاں اجازت ملیں پھر جو آپ کے دل میں آئیں آپ بات کریں لیکن بغیر اجازت کے آپ بات نہ کریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر صاحب! جھگڑے کے بغیر تو مزہ ہوتا نہیں جھگڑا تو مزے کے ایجاد کا نام ہے جناب اسپیکر صاحب! بغیر جھگڑے کے آپ کی اجازت سے آپ نے مجھے کہا کہ آپ بولیں ابھی مجھے موقع ملا ہے میں کچھ بولنا چاہتا ہوں اس مواقع سے میں فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب آپ کی اجازت سے آنرایبل منسٹر سے میری ریکویسٹ ہے کہ وہ ذرا تشریف فرمائیں مجھے صرف دس منٹ کے لئے موقع دے دیں۔

جناب اسپیکر۔ دس منٹ، یہ ٹائم بھی آپ نے خود مختص کیا، دو منٹ، دو منٹ۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ Due respect sir! التجاء کے ساتھ، ایک منٹ۔

جناب اسپیکر۔ چلیں، جی!

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ پشتو (ماتہ ہو شے نہ دی راکڑی، اُردو بہ ایلہ کڑم اردو کی ٹائم لگیژی پشتو بہ وایم ماتہ ہو شے پہ اسکولانو کی نہ دی راکڑی)

جناب اسپیکر۔ نہیں پریس والے پھر آپ کی بات نہیں سمجھیں گے اُردو میں بات کریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ اُردو میں بات یہ ہے میں نے پشتو میں کہا کہ مجھے کچھ نہیں دیا ہے صدیقی صاحب نے نہ اوپننگ ہے نہ آپ گریڈیشن ہے نہ بونڈری وال ہے نہ فلاں ہے ابھی اس کا کیا حل نکالیں گے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) اپنے معزز رکن سے یہ گزارش ہے کہ وہ ماشاء اللہ ایک اچھی پارٹی کے مالک ہے وہ صرف موسیٰ خیل کی بات نہ کریں بلکہ پورے صوبے کے لیول پر وہ بات کریں جہاں تک موسیٰ خیل کا تعلق ہے ہم نے ان کو بٹھایا بھی ہے ان سے تجاویز بھی لی ہیں اور انشاء اللہ عنقریب ان کو ہم ان کی اپنی تجاویز بھی دیکھائیں گے جو پراسس مکمل ہو جائے تو وہ سامنے اجائیں گی کہ ہم نے ان کو کیا دیا ہے وہ خود دیکھ لیں گے ناراض نہ ہوں۔

جناب اسپیکر۔ او کے مہربانی، جی!

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت) آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں کہ آپ نے جو رولنگ دی تھی تمام ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹریز کو اپنے چیمبر میں بلانے کی تو آپ کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ ہمارے منسٹر

صاحبان جن سوالات کے جوابات بھیجتے ہیں تو آپ اپنے سیکرٹری کو بھی یہ کہیں کہ ایسے جوابات ٹائم پرآپ۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ کل کی میٹنگ میں ہمارا سارا اسٹاف موجود رہیگا ہمارے سیکرٹری اور ہماری لجسلیشن برانچ کے ان کی جو کوتاہی ہوگی وہ ان سے ہم بات کرینگے اور جو وہ ان کی ہوگی ان سے پھر بات کرینگے انشاء اللہ ،.جی رحیم صاحب ہمیں آپ کا انتظار تھا، تو آپ بات کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ انہوں سر! مسئلہ تو اپنا وائنڈ اپ کر دیا لیکن ہم گزارش کرتے ہیں اپنے منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی سے کہ یہ سارے ہمارے بھائی ہیں کوئی کلرک ہے کوئی ماسٹر ہے کوئی ہا کر ہے اگر وہ ان کا احترام نہیں کر رہا ہے تو اس کو بھی آپ ایک معقول آدمی لائیں وہ فرعون بن بیٹھا ہے پھر پنجاب جائیں ہمیں چھوڑیں ہمارا اپنا ایک سسٹم ہے ایک بھائی کلرک ہے ایک بھائی دہقان ہے ایک بھائی افیسر ہے لیکن یہ ساروں کی ایک ہی عزت ہے میں کہتا ہوں کہ اس سلسلے میں کل جو میٹنگ ہم لوگوں نے رکھی ہے ایس اینڈ جی اے ڈی کے سیکرٹری صاحب اس معالمے میں اس کے تہ میں جائیں کوئی اچھا معقول آدمی وہاں اپوائنٹ کریں شاید کوئی انسان اچھا ہو۔

جناب اسپیکر۔ جی رحیم زیارتوال صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

☆278 عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائمری ڈائریکٹوریٹ کو سیکنڈری ڈائریکٹوریٹ میں ضم کرنے سے پہلے تین کروڑ روپے کا فرنیچر، قالین، صوفہ سیٹ، فریج، گاڑیاں اور دیگر سامان خرید ا گیا تھا؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو قومی خزانہ سے خریدے گئے مذکورہ سامان کی تفصیل دی جائے۔ نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ یہ سامان اب کس کے استعمال میں ہے ان کے نام انچارج افسران /اہلکاران بمعہ عہدہ گریڈ کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر تعلیم۔ (الف) یہ اطلاع درست نہیں کہ پرائمری ڈائریکٹوریٹ کو سیکنڈری ڈائریکٹوریٹ میں ضم کرنے سے پہلے تین کروڑ روپے کا فرنیچر، صوفہ سیٹ، فریج، گاڑیاں اور دیگر سامان خرید ا گیا تھا۔ ہاں البتہ سال 02-2001 میں بلوچستان کے ضلعوں کے مختلف پرائمری سکولوں کے لئے 60,00,000

ساٹھ لاکھ روپے کی مالیت کا فرنیچر خریدا گیا سامان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔	ٹیچر کرسی۔	4400 کرسیاں۔
2۔	بلیک بورڈ بمعہ اسٹینڈ۔	4400 تختہ سیاہ۔
3۔	ٹیچر ٹیبل دو دراز والا۔	2200 میز۔

مذکورہ بالا سامان تمام اضلاع کے متعلقہ E.D.Os جو کہ گریڈ 19/20۔B اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز صاحبان جو کہ گریڈ 18۔B کے ہیں۔ نے وصول کئے اور اپنے سکولوں میں تقسیم کئے جن کی تفصیل اضلاع میں موجود ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جی کوئی ضمنی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! جس سوال کا جواب انہوں نے دیا ہے کہہ رہے ہیں یہ اطلاع درست نہیں ہے کہ پرائمری ڈائریکٹوریٹ کو سیکنڈری ڈائریکٹوریٹ میں ضم کرنے سے پہلے تین کروڑ روپے کا فرنیچر صوفہ سیٹ، فریج، گاڑیاں اور دیگر سامان خریدا گیا تھا جناب اسپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جو پرائمری ڈائریکٹوریٹ قائم کیا گیا تھا وہ یو ایس ایڈ کے فنڈ سے قائم کیا گیا تھا شاید آپ میں سے بہت سے دوست اس ڈائریکٹریٹ گئے بھی ہونگے ہر کمرے میں بہترین قسم کا کمپیوٹر، فرنیچر اور سامان تھا تو یہ کہتے ہیں کہ وہ سامان۔ سوال یہ ہے کہ ختم کرنے سے پہلے سامان لیا گیا تھا جب اس کو بنایا گیا تھا تو سامان لیا گیا تھا اس کے بارے میں پوچھا ہے انہوں نے کہا کہ کوئی سامان اس کا کوئی ذکر نہیں ہے سوال میرا یہ ہے کہ وہ سامان کہاں گیا کس کو دیا میرے معلومات کے مطابق اگر آپ چاہیں گے تو بازار میں بھی فروخت ہوا ہے وہ سامان کمپیوٹروں کی حد تک تو یہ پہلا سوال یہ ہے کہ وہ سامان کس نے کس کے حوالے کیا اور کتنی مالیت کا سامان خریدا گیا تھا؟ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر۔ جی صدیقی صاحب!

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) جہاں تک ہمارے رکن موصوف کے سوال کا تعلق ہے وہ پہلے اپنے سوال کو اچھی طرح پڑھ لیں وہ کہہ رہے ہیں کہ جس وقت یہ ڈائریکٹوریٹ ختم کیا جا رہا تھا اس وقت تین کروڑ روپے کے آپ نے فرنیچر وغیرہ خریدے تھے تو ہم نے جواب یہ دیا ہے کہ اس وقت ہم نے کوئی سامان

نہیں خریدا تھا البتہ اگر وہ پرانے سامان کا سوال کر رہا ہے ان کا پھر الگ سوال بنا کر ہم پھر جواب دیں گے

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ سوال یہ ہے جناب اسپیکر! میں سب کے سامنے کیا یہ درست ہے کہ پرائمری ڈائریکٹوریٹ کو سیکنڈری ڈائریکٹوریٹ میں ضم کرنے سے پہلے تین کروڑ روپے کا فرنیچر، قالین، صوفہ سیٹ، فریج، گاڑیاں اور دیگر سامان خریدا گیا تھا جب یہ سٹیبل کیا گیا تھا پہلے کی بات کر رہا ہوں تو جناب اس کو بعد میں اس میں ضم کر دیا ہے تو اس سامان کی تفصیل ہم نے مانگی ہے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) نہیں نہیں آپ نے جو سوال کیا ہے پہلے میرے خیال میں ہمارے سب اراکین اسمبلی وہ پہلے جو سوال کو سمجھ لیں سوال آپ نے یہ کیا ہے کہ ڈائریکٹوریٹ کو ضم کرنے سے پہلے تین کروڑ روپے کا آپ نے سامان خریدا ہے سامان ہم نے کوئی نہیں خریدا ہے البتہ اگر وہ پرانا سامان جو اس ڈائریکٹوریٹ میں پڑا تھا اس کا سوال کر رہے ہیں تو وہ الگ سوال بنا کر بھجوا دیں ہم جواب دیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال میں تھوڑا سا مبہم ہے رحیم صاحب!

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ یہ ٹائپنگ کی غلطی ہے ٹھیک ٹھاک ہے اس میں کوئی مبہم نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ ضم کرنے سے پہلے ہم نے کوئی خریداری نہیں کی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر! یہ تو ٹائپنگ کی غلطی ہے وہ Verbaly پوچھتے ہیں Verbaly جواب دے دیں سوال کو چھوڑیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! یہ دوسری جو بات کر رہا ہے کہ ہم کرسیاں بلیک بورڈز اور فلاں خریدے تھے جو فلاں لوگوں کو دے دیئے ہیں اس کی کوئی مالیت نہیں بتائی وہ تین کروڑ روپے یہاں وہ ایڈجسٹ کر رہے ہیں تو یہ کس بنیاد پر کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جی صدیقی صاحب!

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) آپ کے سوال کا جزو (ب) کا تعلق جو ہے تو ہم نے اس کا جواب یہی دیا ہے کہ جو سامان ہم نے خریدا ہے وہ پرائمری ڈائریکٹوریٹ کو نہیں دیا ہے بلکہ وہ ہم نے براہ راست اپنے ضلعی ایگزیکٹیو افیسرز کے پاس بھجوائے ہیں انکی ڈسٹری بیوشن انہوں نے کی ہے ان کی اگر تفصیل چاہتے ہیں ہم لے آتے ہیں ان کی خریداری کی بھی اور قیمت کی بھی ہم لے آئیں گے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> جناب اسپیکر! اس میں دوسرا مسئلہ یہ ہے یہ بڑی کنفیوز والی بات ہے صوبائی حکومت صوبائی محکمہ جات یہ ہمارے تمام صوبے کے تمام انتظامات کے ایک معنی میں مالک اور خودمختار ہیں اور جب ہم سوال پوچھتے ہیں یہ وہاں اس افیسر کو دیا گیا ہے اور وہ ڈی سی او کو جواب دہ ہے وہ اس اسمبلی کو جواب دہ نہیں ہے یہ غلط ہے یہ تصور غلط ہے تمام کے ٹرانسفر یہاں اس محکمے It means سے یہاں کوئٹہ کے سیکرٹریٹ سے ہوتے ہیں ان کو تمام ہدایات یہاں دی جاتی ہیں پالیسی بنانے والا صوبہ ہے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> نہیں وہ پابند ہیں کون کہتا ہے کہ پابند نہیں ہیں۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> یہ جواب میں کیا لکھا ہے جناب! آپ پڑھ لیں اس کو ڈی سی او کے پاس ہیں مجھے پتہ نہیں ڈی سی او کے پاس جائیں۔۔۔۔۔۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> نہیں آپ نے پوچھا ہے کہ یہ سامان کہاں ہیں انہوں نے کہا کہ یہ ڈی سی او کے پاس ہیں بتادیا ہے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> جناب اسپیکر! یہ کہتے ہیں مذکورہ بالا سامان تمام اضلاع کے متعلقہ E.D.Os جو گریڈ بی 19 اور 20 اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ افیسر صاحبان جو گریڈ 18 کے ہیں نے وصول کیئے اور اپنے سکولوں میں تقسیم کیئے جن کی تفصیل اضلاع میں موجود ہیں۔ میرے پاس کیوں نہیں ہے جناب اسپیکر!

<u>جناب اسپیکر۔</u> نہیں اب سوال یہ ہے آپ نے جو سوال کیا تھا جزو (ب) میں آپ یہ پڑھ کے اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو قومی خزانہ سے خریدے گئے سامان کی تفصیل دی جائے۔ نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ یہ سامان اب کس کے استعمال میں ہیں ان کے نام انچارج افسران اہلکاران بمعہ عہدہ گریڈ کی تفصیل بھی دی جائے۔ تو اس کا جواب تو ہے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ ۔</u> جناب اسپیکر! انہوں نے جو جواب دیا ہے ان کا جواب ریلیٹڈ نہیں ہے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> نہیں نہیں آپ سن لیں آپ نے کہا کہ کس کے استعمال میں ہیں انہوں نے بتادیا ہے کہ

اس کے استعمال میں ہے آپ نے کہا کہ ان کا گریڈ بتائیں گریڈ بتایا انہوں نے۔۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! بات یہ نہیں ہے آپ اوپر سے اگر پڑھ لیں گے سوال میرا یہ ہے کہ اس ڈائریکٹوریٹ میں پڑا ہوا سامان وہ جو خریدا گیا ضم کرنے کے بعد کہاں کیا آپ لوگوں نے سوال تو میرا یہ ہے اور اس سوال کے بعد انہوں نے جو جواب دیا ہے جواب میں انہوں نے یہ ڈالا ہے کہ ہم نے یہ یہ چیزیں خریدی تھیں وہاں دیا ہے ان چیزوں کا اس ڈائریکٹوریٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے جناب اسپیکر! میں نے یہ سوال نہیں پوچھا ہے اب جب جواب یہ دے رہے ہیں تو اس بنیاد پر میں کہہ رہا ہوں۔۔۔

جناب اسپیکر۔ OK جی صدیقی صاحب آپ وہ ڈائریکٹوریٹ والا سامان۔۔۔۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ڈائریکٹوریٹ کا سوال چونکہ مبہم تھا وہ یہ نہیں بتا سکے کہ پانچ، دس سال یا بیس سال پہلے جو سامان آپ نے خریدا ہے ہم نے اس حوالے سے یہ معنی لیا ہے کہ ڈائریکٹوریٹ کو ضم کرتے وقت چونکہ کنفیوژن کی وجہ ہم نے اس سے کہہ دیا ہے کہ یہ پھر الگ سوال بنا کر بھیجا جائے۔۔۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر صاحب! میں نے نام لیا ہے۔ فرنیچر قالین، صوفہ سیٹ، فریج، گاڑیاں اور اس کے بعد ان کو کیا کہا جائے وہ پرائمری ڈائریکٹوریٹ کے حوالے سے اب اس کو کیا کہوں میں نے تو اس کے بارے میں پوچھا ہے اگر چہ وہ لاتے ہیں فرنیچر میں تو کم از کم لے آئیں لیکن باقی کا جواب جناب! صوفہ اس دفتر میں منتقل کر دیا ہے ٹیبل وہاں پر دی ہے کمپیوٹر ان کو دے دیا ہے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) ان کا جو سوال ہے اس کا جواب ہم یہی دے سکتا ہے۔ چونکہ آپ کے سوال میں ابہام ہے جہاں تک ہم نے ڈیٹیل دی ہے ڈیٹیل ہم نے یہ دی ہے کہ 02-2001 میں ہم نے صرف ساٹھ لاکھ کا فرنیچر وغیرہ خریدا ہے جن کی تفصیل ہم نے یہ دی ہے کہ ہم نے یہ متعلقہ سامان اپنے اضلاع میں ڈسٹری بیوٹ کی ہے جن کی ذمہ داری ہمارے E.D.Os کی۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ صدیقی صاحب! آپ اس کو یہ بتائیں جس اضلاع کو اب سامان دیا ہے جو یہ پوچھ رہے ہیں یہ وہی سامان ہے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) وہ نہیں ہے چونکہ ہم نے یہ وضاحت کی ہے کہ ہم نے اس دوران یہ سامان خریدا ہے ساٹھ لاکھ کے فرنیچر وہ سامان ہم نے ڈسٹری بیویٹ کیا ہے۔

شفیق احمد خان۔ جوسوال ہے تین کروڑ والا پھر اس کا جواب نہیں دے رہے یہ ساٹھ لاکھ روپے فریش جو فرنیچر خریدا ہے اس کا بھی موٹن جواب ہے کہ فلاں فلاں ڈی سی او کو۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب ابھی اس سوال کو یہی پر ختم کریں کہ جو آپ کا سوال ہے کنفیوژن پیدا ہوا ہے آپ فریش سوال لے آئیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ اسپیکر صاحب! میں لے آتا ہوں لیکن اتنا ضرور کہتا ہوں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) بڑا اسان اس کا حل ہے۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر صاحب! ایک چیز میں ویسی نوٹ کروانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے بہت سے سوالوں میں جواب اس قسم کے ہیں آج کے اس میں کہ یہ چیزیں ہم نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو اس کے ایجوکیشن افسر کو دے دی ہیں اور وہ اس کا حساب کتاب ڈی سی او کو دے گا اس کا معنی ہے کہ وہ آپ کے جواب دہ نہیں ہے آپ کو نہیں ملیں گے اگر انہوں نے اس کو دیئے ہیں اس نے ڈی سی او کو دیئے ہیں تو ہماری منسٹری کو بھی کاپی بھجوا سکتے ہیں اس کے پاس حساب ہونا چاہیے آگے جو سوالات آتے ہیں اس میں یہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ اوکے یہ پوائنٹ تو صحیح ہے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) لم سم ایجوکیشن سیکٹر میں پراونشل حکومت پیسے تو ضلعی حکومت کو بھجوا دیتی ہے اور وہاں جو ڈسٹری بیوشن ہے وہ متعلقہ ڈی سی او نے کرنی ہے اور اس لئے ہم کہہ رہے ہیں کہ متعلقہ ڈی سی او اور ہمارے ایگزیکٹیو جواب دہ ہیں اس لئے کہ ان پیسوں کو باقاعدہ اپنے بجٹ اجلاس میں لے آتے ہیں اس کی ڈسٹری بیوشن اس میں کرنی ہے اب ظاہر ہے کہ میں نے پیسے دے دی پراونشل حکومت نے ڈسٹری بیوشن جو ہے اس متعلقہ ضلعی ناظم نے کرنی ہے۔

جناب اسپیکر۔ No صدیقی صاحب اس میں ایک میں آپ کو بتا تا ہوں جو پیسے آپ ریلیز کرتے ہیں اس کا حساب کتاب پوچھنا پھر آپ کا حق ہے کہ بھئی جو پیسے ہم نے ایک کروڑ روپے ریلیز کیا تھا کہ اس

کی تفصیل ۔۔۔۔۔۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) اسی پر تو ہمارا جھگڑا ہے کہ کم از کم ضلعی حکومتوں کے اختیارات کم کرائیں یا ہمارا دوست ہمارا ساتھ دیں ہم لائیں گے ہم بھی ساتھ دیں گے۔

جناب اسپیکر۔ صدیقی صاحب! آپ سن لیں صوبائی حکومت جو پیسے ڈسٹرکٹ کو ریلیز کرتی ہے اس کو یہ اختیار ہے کہ وہ اتنا تو پوچھیں کہ پراگرس بھیج دیں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) اس دفعہ ہم نے تمام اضلاع کو وہ تفصیل بھی لا کر دے دیں گے۔

جناب اسپیکر۔OK۔ یہ پیسے خرچ کر کے صرف محکمے کو اطلاع دے تا کہ ریکارڈ میں رہے یہ ویسے ہم نے بھیجے ہیں اور یہاں پر ہم نے خرچ کیے تا کہ کل آپ کسی کو جواب دے سکیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! اس میں ایک اہم بات ہے کہ اس میں صوبائی خودمختاری پہلی بات اور دوسری بات ہمارے صوبے کی جو گورنمنٹ ہے ان کے اختیار یہ بات جو کر رہے ہیں اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے لیکن اپنے آپ کو نقصان پہنچانے کی بات کر رہے ہیں بات یہ ہے کہ صوبائی خودمختاری اور صوبائی حکومت کا اختیار اور یہ اسمبلی اس کو باحیثیت بنائیں نہ اپنے آپ کو بے حیثیت بنائیں اور نہ ہمیں بے حیثیت بنائیں اور ان سے با قاعدہ جواب طلب کریں اور ان کے پاس با قاعدہ جواب ہو۔

جناب اسپیکر۔ تجویز صحیح ہے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) جناب! بلدیاتی سسٹم جو فیل ہو چکا ہے اس کو ہم فیل سمجھتے ہیں ان سے اختیار لے کر ہم پہلے صوبائی حکومت کو دے دیتے ہیں کیا آپ ہمارا ساتھ دیں گے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہوتی ہے وہ بھی صوبائی حکومت کو Accountable ہوتی ہے یہ نہیں ہے کہ آپ پیسے دے دیتے ہیں وہ جس طریقے سے خرچ کر جائیں وہ بھی حساب کتاب آپ کو دیتے ہیں اور وہ ایسے جیسے آپ کا ایجوکیشن سیکریٹ ہے اس کے ذریعے ہوتی ہے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) جناب! ہم نے اس کے لئے دو تین Reminder دیئے ہیں جس کی

کاپیاں میرے ساتھ پڑی ہیں اور دکھا بھی سکتے ہیں کہ جب ہم کوئی پیسے دیتے ہیں تو ظاہر ہے ہم اس کا حساب اور اس کی مانیٹرنگ تو ہم نے کرنی ہے دو تین دفعہ ہم نے اپنے ڈائریکٹوریٹ سے لیٹر بھی بھجوایا ہے کیونکہ ہم نے ڈیٹیل بھجوادی ہیں۔

جناب اسپیکر۔ اس پر سختی سے عمل کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ عبدالرحیم زیارتوال اپنا سوال نمبر پکاریں۔

☆279 عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال 2001 تا 03-2002 اسٹیشنری کی مد میں ضلع اور Itemwise کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے۔ خرچ کی سالانہ وار تفصیل دی جائے نیز اسٹیشنری کی مد میں مذکورہ خرچ کس طریقہ کار کے تحت عمل میں آیا ہے۔ خرچ کرنے والے مجاز آفیسر کا نام بھی بتلایا جائے؟

وزیر تعلیم۔ سال 02-2001 اور 03-2002 کے دوران محکمہ مالیات نے (ضلعی حکومتوں کے نظام کے تحت) تمام اضلاع کو براہ راست بجٹ رقم فراہم کی جو کہ ضلعی رابطہ افسران نے ضلع میں اپنے ماتحت محکموں (بشمول محکمہ تعلیم) کو تقسیم کئے۔ لہذا اسٹیشنری کے بجٹ کو بھی اسی اصول کے تحت متعلقہ ضلع کے EDO(E) صاحبان نے خود خرچ کیا اور وہ خرچہ کی تفصیل اپنے DCO کو فراہم کرنے کے پابند ہیں اور DCO ہی ان سے مروجہ طریقہ کار اور قواعد وضوابط پر پابندی کرانے کا ذمہ دار ہے۔

جناب اسپیکر۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ کوئی ضمنی سوال ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! اس میں پہلے سے یہ بات آگئی ہے اور انہوں نے جواب میں پھر لکھا ہے کہ ضلعی حکومتوں کے نظام میں تمام براہ راست بجٹ سے رقم فراہم کی جو کہ ضلعی رابطہ افسران نے ضلع میں اپنے ماتحت محکموں (بشمول محکمہ تعلیم) کو تقسیم کئے لہذا اسٹیشنری کے بجٹ کو اسی اصولوں کے تحت متعلقہ ای ڈی او صاحبان نے خود خرچ کیا ہے اور وہ خرچہ کی تفصیل اپنی ڈی سی او کو فراہم کرنے کے پابند ہیں ڈی سی او ہی اپنے مروجہ طریقہ کار کے مطابق ان سے پابندی کرانے کے پابند ہیں

لیکن ہمارے سامنے ذمہ دار نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جی صدیقی صاحب! یہ وہی جواب ہے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) میرے خیال میں یہ جواب پہلے گزر چکا ہے اس کو ہم نے ریمارکس دیئے ہیں اس کو اس کا حصہ بنا لیتے ہیں پھر ڈیٹیل ہم پہنچا دیں گے۔

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! میں پھر ایک مرتبہ صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ جو آپ کے آفیسرز ہیں وہ پابند ہیں وہ ڈی سی او سے کریں گے۔

جناب اسپیکر۔ میں نے بتا دیا ہے جمالی صاحب نے بھی بتا دیا ہے وہ پابند ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ وہ آفیسر واقعی پابند ہیں کہ کس طریقے سے تقسیم ہوئی ہے آپ کو بھجوائیں گے۔

جناب اسپیکر۔ عبدالرحیم صاحب اپنا اگلا سوال نمبر پکاریں۔

☆281 عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

صوبے کے کن اضلاع کو فوڈ پروگرام کے تحت اشیاء خوردونوش فراہم کی جارہی ہیں۔ مقدار اشیاء بمعہ مالیت کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔ نیز یہ اشیاء مہیا کرنے والے ادارے کا نام اور مقاصد کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر تعلیم۔ صوبے کے درج ذیل آٹھ اضلاع میں توانا پاکستان (فوڈ نیوٹریشن) پروگرام کے تحت گرلز پرائمری سکولوں میں پڑھنے والی بچیوں (طالبات) اور ان کی ہم عمر بچیاں جو کہ سکولوں میں زیر تعلیم نہیں ہیں۔ کو دوپہر کا کھانا فراہم کیا جارہا ہے۔ اور اس پر اوسطاً 7 روپے یومیہ کے حساب سے فی طالبہ/بچی پر خرچ ہوتا ہے نیز بچیوں کو دوائیاں بھی فراہم کی جارہی ہیں۔ اور اس تمام عمل میں پاکستان بیت المال فنڈز فراہم کررہا ہے۔ اور (NGO)DSP اور SPO اس عمل میں معاونت کررہی ہیں۔ جس کے لئے انہوں نے ڈسٹرکٹ موبیلائیزر مقرر کیئے ہیں۔ تمام پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔ اضلاع، خاران، ژوب، قلات، بولان، چاغی، قلعہ سیف اللہ، گوادر، اور لورالائی شامل ہیں۔ جبکہ ورلڈ

فوڈ پروگرام کے تحت صوبے کے مندرجہ ذیل اضلاع میں خوردنی تیل مہیا کیا جا رہا ہے۔لورالائی، چاغی، قلعہ سیف اللہ، بولان، خضدار، قلات، لسبیلہ، خاران۔

طالبات جو سکول ایک ماہ میں 20 دن حاضر ہوں ان کو 5 لیٹر خوردنی تیل مہیا کیا جاتا ہے ۔اس کے علاوہ متعلقہ P/S کے ٹیچر جو ایک ماہ میں 22 دن ڈیوٹی پر حاضر ہو خوردنی تیل کا ایک ڈبہ 5 لیٹر مہیا کیا جاتا ہے خوردنی تیل ورلڈ فوڈ پروگرام کے تحت مختلف ایجنسیوں کی امداد سے مہیا کیا جاتا ہے اور اس پروگرام کا مقصد بلوچستان میں فیمیل پرائمری ایجوکیشن کا فروغ ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ طالبات تعلیم سے استفادہ حاصل کریں۔اور باقاعدگی سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دیں اس ضمن میں تفصیلات درج ذیل ہے:۔

ضلع وار تفصیل خوردنی تیل (WFP پروگرام کے تحت)

<u>(محکمہ تعلیمات۔سکولز)</u>

1۔	لسبیلہ۔	63	میٹرک ٹن۔	فراہم کیا گیا۔
2۔	خضدار۔	63	میٹرک ٹن۔	فراہم کیا گیا۔
3۔	قلات۔	63	میٹرک ٹن۔	فراہم کیا گیا۔
4۔	قلعہ سیف اللہ	84	میٹرک ٹن۔	فراہم کیا گیا۔
5۔	خاران۔	40	میٹرک ٹن۔	فراہم کیا گیا۔
6۔	چاغی۔	103	میٹرک ٹن۔	فراہم کیا گیا۔
7۔	بولان۔	40	میٹرک ٹن۔	فراہم کیا گیا۔
8۔	لورالائی۔	84	میٹرک ٹن۔	فراہم کیا گیا۔
	ٹوٹل۔	540	میٹرک ٹن۔	

اس وقت خوردنی تیل کی فراہمی کا یہ پروگرام صرف آٹھ 8۔اضلاع میں زیر عمل ہے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال۔

<u>شاہ زمان رند۔</u> جناب! اس سوال کے جواب میں جو لسٹ فراہم کی گئی ہے گندم جو ورلڈ فوڈ پروگرام میں دیا

جار ہا ہے اسمیں تقریباً آٹھ اضلاع ہیں اس کے علاوہ بلوچستان کے کسی دوسرے ضلع کا نام نہیں ہے میں اپنے آنریبل ممبر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا دوسرے اضلاع کو بھی دینا چاہتے ہیں اور اس کے علاوہ جن آٹھ اضلاع کو ولڈ فوڈ پروگرام کے تحت مہیا کیا جا رہا ہے اس کے علاوہ ان میں کمی بیشی ہے اس میں کسی کو زیادہ دیا ہے اور کسی کو کم۔اس میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔جی صدیقی صاحب!

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) جہاں تک اس پروگرام کا تعلق ہے جسے WFP اس کو چلا رہے ہیں اضلاع کی تخصیص بھی وہی کروا رہے ہیں اور جہانتک تعداد کا تعلق ہے تو کچھ کو کم اور کچھ کو زیادہ دے رہے ہیں تو آپ متعلقہ ضلع کے سکولوں کی تعداد ہے اس کی بنیاد پر دیئے جا رہے ہیں البتہ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ابھی تک اس پروگرام میں صرف آٹھ اضلاع شامل ہوئے ہیں ہم اس کو مزید بڑھانے کے لئے ہم کوشش کریں گے پورے چھبیس اضلاع کو اسمیں شامل کرائیں گے اب انہی کی صوابدید پر ہم نے آٹھ اضلاع رکھے ہیں یہ اضلاع انہوں نے رکھے ہیں اور جہانتک تعداد کا تعلق ہے وہ متعلقہ ضلع کے سکولوں کی تعداد کی بنیاد پر دیا جا رہا ہے۔

جناب اسپیکر۔اوکے۔

رحمت علی بلوچ۔جناب! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ توانا پاکستان میں اضلاع کی سلیکشن کن بنیادوں پر ہوتی ہے یعنی معیار کیا رکھا گیا ہے جس طرح ورلڈ فوڈ پروگرام میں جن اضلاع کو شامل کیا گیا ہے کونسے اصول اور ضوابط کے تحت ہے پسند اور ناپسند یا کوئی اور معیار ہے۔

جناب اسپیکر۔اوکے جی صدیقی صاحب!

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) اس میں پسند یا ناپسند کی کوئی بات نہیں ہے WFP کے تحت اس نے صرف فیمیل سائیڈ کو لیا ہوا ہے اس لئے ان اضلاع کو لیا ہے جن میں فیمیل سائیڈ پر بچوں کی تعداد کم رہتی ہے اس لئے ان کو ترغیب دینے کے لئے ان کو سکول لانے کے لئے یہ پروگرام شروع کیا ہے جن اضلاع میں خواتین کی تعلیم پر توجہ نہیں دی جا رہی ہے اس لئے ان کو ترغیب دینے کے لئے فوڈ پروگرام شروع کیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ آخری ضمنی رحیم صاحب آپ کریں یہ آپ کا سوال ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! یہاں انہوں نے لکھا ہے کہ این جی اوز، ڈی ایس پی اور ایس پی او اس عمل میں معاونت کر رہی ہے نان گورنمنٹ آرگنائزیشن ڈی ایس پی کیا ہے ایس پی او کیا ہے؟

جناب اسپیکر۔ جی۔ یہ متعلقہ اسکیمیں ہیں جن کو ہم این جی اوز میں شامل کرتے ہیں۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر صاحب! اس پر سوچا جا سکتا ہے ظاہر ہے کہ اس پروگرام میں بہتری لانے کے لیے بہت ساری تجاویز ہم رکھتے ہیں کیونکہ اس عمل کو ہم نے جاری رکھا ہوا ہے ظاہر ہے کہ اس میں اب بھی بہت ساری خامیاں ہیں کہ جو طریقہ کار پہلے اپنا رکھا ہے اس میں بہت سی خامیاں تھیں ہم کوشش کریں گے کہ اس کو جتنا بھی بہتر بنا سکے بنائیں گے البتہ اسکی جو تجویز ہے اگر سکول ٹائم میں اسکو Distribute کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

جناب اسپیکر۔ جی شفیق صاحب!

شفیق احمد خان۔ جناب والا! جیسا کہ انہوں نے کہا کہ ڈسٹرکٹ وائز۔ کوئٹہ ڈسٹرکٹ کے جو ہمارے دیہی علاقے ہیں جیسے کلی ناصران، کچھ، سرہ غڑگئی، نواں کلی، سریاب ہے اس علاقے میں کہیں بھی یہ پروگرام انہوں نے نہیں رکھا ہے یہاں بھی غریب بچے ہیں اور ماں باپ پڑھا نہیں سکتے ہیں اور راشن وخوردونوش کا جو پروگرام ہے وہ یہاں بھی لاگوں ہونا چاہیے اور کوئٹہ ضلع کو ہر چیز میں نظرانداز کیا ہوا ہے لیکن برائے مہربانی ایجوکیشن میں نظرانداز نہ کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ Ok جی زیارتوال صاحب Next Question No

☆282 عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیکنڈری ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ میں ڈپٹی ڈائریکٹر (پلاننگ) کی پوسٹ سکول کیڈر کی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو سکول کیڈر کی پوسٹ پر کالجز کیڈر کے آفیسر کو تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ نیز کیا یہ محکمہ تعلیم کے رولز ریگولیشن کی صریحاً خلاف ورزی نہیں اور یہ

عمل محکمانہ رولزاورانتظام کوتہہ وبالاکرنے کی کوشش تونہیں؟

وزیرتعلیم۔(الف)ہاں یہ درست ہے کہ ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ سکولز ڈپٹی ڈائریکٹر کی پوسٹ سکولز کیڈر کی ہے۔

(ب)14اگست 2001 کو(Devolution Plan)یعنی اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور ضلعی حکومتوں کا قیام عمل میں آیا۔ابتداء میں تینوں ڈائریکٹوریٹ کالجز پرائمری اور سکینڈری ایجوکیشن کو یکجا کر کے ایک ڈائریکٹوریٹ تشکیل دی گئی جس کو ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کا نام دیا گیا جس میں سکول اور کالج کیڈر کے افسران اوراہلکاران کی تعیناتی عمل میں آئی۔بعد میں کالج ڈائریکٹوریٹ کوعلیحدہ کر دیا گیا۔مگر مذکورہ پوسٹیں ٹرانسفرنہیں کی گئیں جو کہ زیرالتواء میں ہیں کالج کیڈرکامذکورہ آفیسرڈپٹی ڈائریکٹر (پلاننگ) کی پوسٹ پرمجاز اتھارٹی کےصوابدیدی اختیار کےتحت تاحال فرائض انجام دے رہے ہیں۔یہاں اس امرکی وضاحت بھی ضروری ہے کہ ایسی پوسٹ پرتقرری کارکردگی اورمفادعامہ کوپیش نظر رکھ کر کی جاتی ہے۔جوقطعاًرول اینڈ ریگولیشن کی خلاف ورزی نہیں ہے۔

عبدالواحدصدیقی (وزیرتعلیم)جواب پڑھاہواتصورکیاجائے۔

شاہ زمان رند۔جناب اسپیکر!Honourable Minister نے جوجواب دیاہےآخرمیں اس امرکی وضاحت بھی ضروری ہے کہ ایسی پوسٹ پرتقرری کارکردگی اور مفادعامہ کوپیش نظررکھ کرکی جاتی ہے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر 16-17 گریڈ کا آفیسر ہےاگراس کوبھی 20پربٹھایاجاسکتاہےاس نے جواب میں خوددیاہےلیکن میں Honourable Minister سے یہ پوچھنا چاہتاہوں کہ ڈسٹرکٹ بولان میں عرصہ چھ ماہ سے EDO ایجوکیشن نے یہ جو بار بار ہمارے کہنے کے باوجودسیکرٹری صاحب کے بھی علم میں ہےسیکرٹری صاحب بھی موجود ہیں اورمنسٹرصاحب کےبھی شاید علم میں ہو چھ مہینے سے اس پوسٹ پرکوئی بھی نہیں ہے وہ18 گریڈ کا آفیسر ہے 1 گریڈ کے لیےوہ آگے پیچھے کررہے ہیں میں یہ پوچھنا چاہتاہوں کہ یہ مفادعامہ کچھ ڈسٹرکوں کے لیے ہے یا کچھ آفیسران کے لئے رول اورریگولیشن ہے دوسروں کے لیےنہیں۔

جناب اسپیکر۔جی صدیقی صاحب!

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) جہاں تک ہمارے معزز رکن کا سوال ہے میرے خیال میں ڈسٹرکٹ بولان کے لیے ہم نے چونکہ وہاں مخصوص حالات ہیں اور قبائلی مسئلے بھی ہیں ایک ADOs کی باقاعدہ ہم نے آرڈر کروا لیا تو وہ وہاں جا کے جوائننگ نہیں دے سکا تو ظاہر ہے کہ ہمارے آفیشل پراسس اتنے Slow ہے کہ ایک آرڈر میں تین مہینہ لگتا ہے تو کافی محنت کے بعد ایک ADO کے آرڈر ہم نے کروالئے لیکن وہ نہ جا سکا وہاں پر مخصوص حالات کی وجہ سے وہ وہاں جوائننگ رپورٹ نہ کر سکے اب ہم نے کوئی اور تیار کیا ہے انشاءاللہ اسکی سمری ہم بھجوار ہے ہیں تا کہ ہم اس کی پوسٹنگ کروائیں۔

شاہ زمان رند۔ جیسے کہ Honourable منسٹر کہہ رہے ہیں کہ وہاں حالات ٹھیک نہیں ہیں میں کہتا ہوں کہ جتنا کہ کوئٹہ کے حالات بُرے ہیں بولان کے حالات اتنے بُرے نہیں ہیں۔ یہاں دھما کے وغیرہ ہوتے ہیں تو یہاں پر ایجوکیشن آفیسر سب کے سب بیٹھے ہوئے ہیں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہم لوگوں نے خود نام دے دیئے ہیں اور اس کے آرڈر کرنے میں ایک دو دن لگتے ہیں لیکن یہ پہلا ڈیپارٹمنٹ ہے جس کے ایک آرڈر کرنے میں تین مہینہ لگتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ OK جی رحمت علی بلوچ صاحب!

رحمت علی بلوچ۔ سر! میں وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ مفاد عامہ سے مراد کیا ہے جبکہ جواب میں یہ خود دے رہے ہیں کہ یہ پوسٹ سکول کیڈر کی ہے کیا اس کوتاہی کو محکمہ درست کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) مفاد عامہ ہم پبلک انٹرسٹ کو کہتے ہیں کہ جس میں عوام کی بھلائی ہو اس لیے پوسٹنگ ٹرانسفر کرتے ہیں جہاں تک ہمارے معزز رکن نے یہ بات کی ہے ہم نے ذمہ اٹھایا ہے اپنی پوری ایجوکیشن کو صحیح کرنے کا۔

جناب اسپیکر۔ جی شفیق صاحب!

شفیق احمد خان۔ جناب والا! کوئٹہ شہر کے سنڈیمن ہائی سکول میں چھ مہینے سے کوئی پرنسپل نہیں ہے آپ اس بات سے اندازہ لگائیں کہ اسٹاف کوئٹہ شہر میں موجود ہے۔

جناب اسپیکر۔ شفیق صاحب! یعنی پرنسپل کی پوسٹ خالی پڑی ہے۔

شفیق احمد خان۔ جی ہاں جناب! خالی پڑی ہے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) جی ہمارے معزز رکن کے علم میں یہ بات نہیں ہے جناب عبدالغفور اس کے پرنسپل کا نام ہےاور وہ میرا خود بھی استاد رہا ہےہم نے وہاں پرنسپل رکھا ہے۔

جناب اسپیکر۔ کب رکھا ہے پرنسپل کو۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) جناب! بلکہ 5-4 مہینہ ہورہا ہے۔

جناب اسپیکر۔ شفیق صاحب! آپ چیک کریں دیکھیں آپ کہہ رہے ہیں کہ Appoint نہیں کیا ہے Appoint تو کیا ہے۔

شفیق احمد خان۔ نہیں سر!Appoint نہیں کیا ہے وہ جسکو رکھنا چاہتے تھے انہوں نے قبول ہی نہیں کیا اس وجہ سے کہ وہاں تین جونیئرز کام کررہے ہیں انہوں نے دفتر کھولا ہوا ہے مارکھوٹائی ہے وہاں نہ کوئی ٹاٹ ہے نہ بستر ہے کوئی چیز بھی نہیں ہے سر! سنڈیمن ہائی سکول آپ کے شہر میں ہے آپ جا کے حالت دیکھیں کہ کیا حشر ہے ہمارے سکول کا جناب اسپیکر!

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر!معزز رکن سے میرا یہ سوال ہے کہ وہ سکول میں بستر کی کیا ضرورت ہے بستروں کی جہاں تک ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل کا تعلق ہے ہم نے پرنسپل کے آرڈر باقاعدہ کیئے ہیں۔

شفیق احمد خان۔ سر! وہاں بچوں کو بیٹھنے کے لیے ٹاٹ نہیں ہے کوئی بھی معزز رکن جا کر Visit کرکے دیکھیں۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر! یہ الگ بات ہے سامان ہم انشاءاللہ فراہم کروائیں گے۔

شفیق احمد خان۔ جناب اسپیکر! اسی طرح انشاءاللہ سائنس کالج کی دیوار گرنے والی ہے آج کل میں وہ گر جائیگی اور کم از کم 25-20 آدمی مرجائیں گے۔

جناب اسپیکر۔ صدیقی صاحب! آپ فارغ ٹائم میں خود جا کر سنڈیمن سکول کی Visit کریں۔

شفیق احمد خان۔ سر! اس میں سائنس کالج کو بھی ساتھ ڈالیں جو سائنس کالج کی پٹیل روڈ والی دیوار ہے وہ کسی وقت بھی گر سکتی ہے۔

جناب اسپیکر۔ شفیق صاحب دیوار کا تو مسئلہ اور ہے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر صاحب! ابھی چونکہ سکول بند ہے جہاں تک سکول کے پرابلم ہیں ہم نے اس لیے۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ OK OK جی رحیم صاحب!

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! پہلے بھی اس قسم کے سوال کا جواب آیا تھا کہہ رہے ہیں کہ مجاز اتھارٹی کے اختیارات سے صوابدیدی اختیارات سے فلاں کو اس جگہ پر لگا دیا گیا ہے جناب اسپیکر! بنیادی طور پر رولز اینڈ ریگولیشن کو پامال کرنے کی وہ ہے گزارش یہ ہے کہ جتنے بھی جس آدمی کا جہاں حق ہے اسکو اپنے Due right کے تحت پوسٹ دینا چاہیے اگر وہ نہ چلا سکے یا اپنی ایفی شنسی نہ دکھا سکے تو اس بنیاد پر آپ اسکو ٹرانسفر کر دیں یا اس کو ہٹا دیں یا OSD بنا دیں تو ٹھیک ہے جناب! لوگ سرکاری ملازمت اس لیے کرتے ہیں کہ ہر آدمی کا اپنا ایک Due right ہوا کرتا ہے اور اس Due right میں انہوں نے خود کہہ دیا ہے کہ کالج سائیڈ کی پوسٹیں اور اسکے ساتھ ساتھ سکول سائیڈ کی پوسٹیں، اب سکول سائیڈ کی پوسٹوں پر یہ جو سوال میں نے جمع کرایا اسکے تقریباً چار مہینے ہو گئے تو چار مہینے سے یہ آدمی بیٹھا ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم انتظار کر رہے ہیں جناب اسپیکر! اس کو Smooth کرنا چاہیے میری گزارش یہ ہے منسٹر صاحب سے کہ جن جن لوگوں کا حق بنتا ہے ان لوگوں کو وہاں لا کر بٹھا کے ان سے کام لیں۔ اگر وہ نہیں کر سکتے ہیں تو اسکو O S D بنا دیں پھر جس کو لاتے ہو ٹھیک ہے اس سے جو جونیئر ہے یعنی دوسروں میں جونیئر اس سے جو سینئر ہے پھر اسکے بعد تیسرے کو یہ من مانا طریقہ کوئی آ کر سفارش کر لیتا ہے کہ مجھے فلاں پوسٹ دو اور میں اس کو وہ پوسٹ دے دوں یہ ٹھیک نہیں ہے اور یہ جو بدنظمی ہے اس کا سارا صوبہ شکار ہے اور سب لوگ کہتے ہیں کل جو آدمی جس کا میں سب Ordinate تھا آج وہ میرا Ordinate ہے۔

جناب اسپیکر۔ OK صدیقی صاحب! یہ سب نوٹ کیا۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر! کل تک میں نے یہ کوشش کی ہے گلستان میں ایجوکیشن میں کوئی تین ڈائریکٹوریٹ تھے تینوں کام کر رہے ہیں ڈائریکٹوریٹ بیورو، ڈائریکٹوریٹ کالجز اور ایک

ڈائریکٹوریٹ سکولز ایک حدتک ہم نے بیلنس رکھا ہے کہ سکول سائیڈ سے کالج سائیڈ سے بیورو سائیڈ سے ان آفیسرز کو ہم وہاں رکھیں تا کہ انکا بیلنس رہے حال ہی میں ہم نے ڈائریکٹوریٹ بیورو جو ہے وہ سکول سائیڈ سے بھی ہے جبکہ حق بنتا ہے بیورو کا چونکہ وہ سب سے پورے بلوچستان میں Most سینئر تھا اور یہاں ہم نے پابند رکھا ہے کہ اس شخص کا کم از کم ایک سال ہے اسکو صوبائی ہیڈ کوارٹر میں چیف رکھنا چاہیے۔

جناب اسپیکر۔ اوکے ۔وقفہ سوالات ختم۔اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

رخصت کی درخواستیں

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی) سید احسان شاہ وزیر خزانہ نیشنل فنانس کمیشن کے اجلاس میں اسلام آباد گئے ہیں وزیر موصوف 19/20 کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ صوبائی وزیر محترم عبدالغفور لہڑی صاحب آج کے اجلاس میں عدم شرکت کی وجہ سے ایک دن کی رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ مولانا عبدالواسع صاحب سینئر صوبائی وزیر 19/20 جنوری سرکاری دورے پر اسلام آباد گئے ہیں وزیر موصوف نے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ میر امان اللہ نوتیزئی صوبائی وزیر ایکسائیز اینڈ ٹیکسیشن کوئٹہ سے باہر ہیں وزیر موصوف نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ وزیر موصوف محترمہ پروین مگسی صاحبہ کوئٹہ سے باہر ہیں محترمہ نے 19/20 جنوری کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ معزز ممبر میر جان محمد جمالی صاحب ذاتی مصروفیت کی وجہ سے مورخہ 19/20 جنوری کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔ معزز ممبر سردار ثنا اللہ زہری صاحب ذاتی مصروفیت کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔ محترم وزیر سردار بختیار خان ڈومکی نے مورخہ 19/20 جنوری کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! جوسوالات رہ گئے ہیں جن کے جوابات نہیں آئے ہیں تو سیشن کے دوران کسی بھی دن ان کے جوابات آ جائیں۔

جناب اسپیکر۔ تعلیم کے جوابات اس اجلاس میں تو نہیں ہیں دوسرے اجلاس میں آئیں گے۔

جناب اسپیکر۔ جی!

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب! ہمارے اہم سوالات ہیں اسی اجلاس میں رکھ لیں ایک تو منسٹر حضرات صحیح جوابات نہیں دے رہے۔اس دیر ہو جاتی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ سنیں! پرابلم یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے لئے ایک دن الاٹ ہوتا ہے اب جتنی بھی کارروائی ہے مختلف محکمہ جات کے لئے الاٹ ہوگئی ہے اس اجلاس میں نہیں آ سکتے ہیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! میں گزارش کرلوں جو میں نے سیکرٹری صاحب سے بات کی تھی تو وہ کہہ رہے تھے ان سب سوالات کے جوبات آ چکے ہیں صرف پرنٹ ہونا باقی ہے اگر کوئی ایسا دن رکھ لیں کہ آ جائیں میں زیارتوال صاحب سے گزارش کروں گا۔اسی اجلاس میں تسلی اور تشفی ہو جائے۔

جناب اسپیکر۔ ان سوالات کو ستائیس کی کارروائی میں شامل کیا جائے گا۔اب جان محمد بلیدی صاحب،

عبدالرحیم زیارتوال صاحب اورمحمد اکبر مینگل صاحب میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ تحریک استحقاق نمبر 34 پیش کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعدوانضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 56 کے تحت ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس دیتے ہیں لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

تحریک یہ ہے کہ اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے واضح ممبران کے ساتھ امتیازی رویہ اپنایا جا رہا ہے اپوزیشن اراکین کے حلقوں میں ترقیاتی اسکیم جو پی ایس ڈی پی میں شامل ہیں ان کو فنڈ پی اینڈ ڈی سے جاری نہیں کئے جا رہے ہیں تا کہ ان پر کام جاری ہو سکے اور اس طرح ٹیوب ویل کی تقسیم میں بعض اپوزیشن ممبران سے مساوی سلوک نہیں ہو رہا ہے جبکہ بجٹ اجلاس میں وعدہ کیا گیا تھا کہ اپوزیشن کے اراکین اسمبلی کی شکایات کو ملحوظ خاطر لایا جائے گا لیکن عملی طور پر اس کی خلاف ورزی ہو رہی ہے جس سے جملہ اراکین کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی ہے یہ ہے کہ اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے واضح ممبران کے ساتھ امتیازی رویہ اپنایا جا رہا ہے اپوزیشن اراکین کے حلقوں میں ترقیاتی اسکیم جو پی ایس ڈی پی میں شامل ہیں ان کو فنڈ پی اینڈ ڈی سے جاری نہیں کئے جا رہے ہیں تا کہ ان پر کام جاری ہو سکے اور اس طرح ٹیوب ویل کی تقسیم میں بعض اپوزیشن ممبران سے مساوی سلوک نہیں ہو رہا ہے جبکہ بجٹ اجلاس میں وعدہ کیا گیا تھا کہ اپوزیشن کے اراکین اسمبلی کی شکایات کو ملحوظ خاطر لایا جائے گا لیکن عملی طور پر اس کی خلاف ورزی ہو رہی ہے جس سے جملہ اراکین کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔ جی اس کی Admissibility پر آپ کچھ بولیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! شکریہ یہ جو تحریک استحقاق ہے یہ دراصل پچھلے سال بجٹ سیشن کے دوران ہم سب کو پتہ ہے تقریباً ہم سب کے تین چار ارب روپے lapse ہو گئے تھے اور اس سال جب ہم دیکھ رہے ہیں تو کارکردگی اس سے زیادہ بہتر نہیں ہے اور اس کی بنیادی وجوہات آپ سب دوست جانتے ہیں منسٹر صاحبان بھی جانتے ہیں جہاں جہاں ترقیاتی اسکیمات کے لئے پیسے منظور

ہوئے ہیں یہ آپ لوگ خود بتا سکتے ہیں کہ پی ایس ڈی پی کی مد میں صوبائی حکومت کے پاس اس کے لئے پیسے ہیں یا نہیں جہانتک ہم (اپوزیشن کے ممبران) اس کو دیکھ رہے ہیں ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ شاید آپ لوگوں کے پاس پیسے ہیں آپ اس کے لئے نہیں بولتے ہیں اور آپ لوگوں کا اس حوالے سے کوئی Statement نہیں آیا ہے ہم اس کو اس طرح سے سمجھ لیں کہ آپ کے حلقوں میں آپ کی جو اسکیمات ہیں ان پر شاید کام ہو رہا ہے اور اپوزیشن ممبران کے جو حلقے ہیں وہاں کام روک دیا گیا ہے یا وہاں پر فنڈ حکومت یا محکمے ریلیز نہیں کرتے ہیں یا اس میں تاخیر کرتے ہیں ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں کیا وزرا صاحبان اس میں مداخلت کرتے ہیں اس کو روکتے ہیں یا خود بیوروکریٹ۔۔۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> رحیم صاحب! اوکے اب اس پر ان کا میں موقف سننا چاہوں گا۔ میں اس کے متعلق یہ کہوں گا کہ آپ کی یہ تحریک استحقاق بنتا نہیں ہے اس لئے کہ ایک تو جو رو یہ ہے یہ جو پیسے کاٹے گئے ہیں یا ٹینڈر کے بعد پیسے کاٹے گئے ہیں یا جو تقسیم ہے جہاں تک میری معلومات ہیں چاہے وہ اپوزیشن کے ساتھ ہو یا ٹریژری بنچ کے ساتھ۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ آپ نے جو فقرہ سنایا ہے کہ اب ہم کو لوگ جھوٹا کہتے ہیں اگر میں کہوں کہ میں نے ژوب میں جو اعلانات کئے اور جو نمبر دکھائے وہ نہیں مان رہے تھے اب جب کام نہیں ہوا ہے تو باتیں تو شروع ہونگی یہ مسئلہ صرف اپوزیشن کے ساتھ نہیں ہے کوئی سسٹم ہو رول ہو یا کوئی ٹینڈر رہوا ہے ریلیز نہیں ہوئے لیکن اس میں کچھ معاملہ ہے لیکن صرف اپوزیشن کے ساتھ نہیں ہے میرے بھی دس ٹیوب ویل ہمارے کاٹے گئے تھے میرے خیال میں پورے ہاؤس کا معاملہ ہے ہاؤس میں سے کوئی اس کی وضاحت کرے۔ اسلم بھوتانی صاحب!

<u>محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر)</u> جناب اسپیکر! گزارش یہ ہے کہ جہاں تک گورنمنٹ کی پالیسی کا تعلق ہے سینئر منسٹر اور وزیر اعلیٰ صاحب کئی دفعہ اس ایوان میں کہہ چکے ہیں۔ کہ وہ کسی ممبر کے ساتھ ناجائز نہیں کریں گے جہاں تک ترقیاتی کاموں کا سوال ہے کچھ آفیسرز پسند ناپسند کی بنیاد پر اسکیموں کو آگے پیچھے کرتے ہیں کسی ممبر سے ان کی پرانی عداوت ہوگی وہ ایک الگ بات ہے لیکن وہ گورنمنٹ کی پالیسی نہیں ہے لیکن وزیر اعلیٰ صاحب نے اس چیز کا سختی سے نوٹس لیا ہے اس وقت میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے اس میں تین اسکیمیں پڑھ کر سناتا ہوں میرے خیال میں اسی تحریک کے ایک محرک کی اسکیمیں ہیں جو پی اینڈ

ڈی اور فنانس نے ریلیز کی ہیں جن کے پیسے، ایک ہے واٹر سپلائی صالح محمد سارونہ خضدار ڈسٹرکٹ میں ،اس کے 17 ملین روپے جاری ہو چکے ہیں یہ میں اس لئے آپ کو پڑھ کر سنا رہا ہوں تا کہ معزز ممبر کو یقین آئے کہ حکومت کسی کے کے ساتھ Discrimination نہیں کر رہی ہے۔ایک ہے کوئی اسحاق شہ عول سارونہ میں اسکیم اس کے لئے 23 ملین روپے ریلیز ہو چکے ہیں اس کے علاوہ ڈرا کالہ وڈھ میں وہ بھی ہمارے ایک محرک کے حلقے سے تعلق ہے اس کے بھی 27 ملین روپے ریلیز ہو چکے ہیں تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت نے کوئی رکاوٹ نہیں کی ہے ہاں کچھ Dilly ضرور ہوئی ہے اس کا وزیر اعلیٰ نے سختی سے نوٹس لیا ہے لیکن آفیسرز یہ کہتے ہیں کہ جی ہمیں فیلڈ میں جا کر پی سی ون بنانے میں وقت لگتا ہے Technical itmes involve ہیں مجھے پتہ چلا ہے کہ 26 جنوری کو اسی مہینے میں منسٹر Planing & development نے ایک Meeting بھی شاید اپوزیشن کے ساتھ رکھنے کا ارادہ ہے شاید میرے دوستوں کو پتہ ہوگا تو میں اس چیز پے گزارش کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

اختر حسین لانگو۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب!

جناب اسپیکر۔ جی!

اختر حسین لانگو۔ جناب اسپیکر! ہمارے دوست بھوتانی صاحب نے کہا کہ وزیر اعلیٰ اور سنیئر منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے، شیخ سعدی نے کہا ہے کہ (کردن راگفتن رابسیار فرق است) کہتے یہ لوگ کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں جناب اسپیکر! آپ نے جن اسکیمات کا ذکر کیا۔(شور ۔۔۔۔۔مداخلت)

جناب اسپیکر! جو ان کی پارٹی کے بندے ہیں ان کو نوازنے کے لئے یہ اسکیمیں دی گئی تھیں ان اسکیموں میں ہمارے ایم پی اے صاحبان کو کوئی پوچھتا نہیں ہے۔(مداخلت)

جناب اسپیکر۔ ایک منٹ جو P S D P میں جو کٹ لگی ہے لیکن جو استحقاق کا ہے کہ جو فنڈ جو اسکیمیں ہیں ٹینڈر بھی ہو چکے ہیں اور ان کا کام بھی شروع نہیں ہو رہا ہے میرے خیال میں اگر چیف منسٹر صاحب ہو یا مولانا واسع صاحب ہو یہ ایک بڑی کمزوری ہے۔(مداخلت)

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکٹ۔ جناب اسپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ میرے پورے حلقے میں تین اسکیمیں

تھیں ساری ڈراپ ہوگئی ہیں 35 اسکیمیں روڈ کی مد میں لسبیلہ میں دی ہیں 10 ڈراپ ہوئی ہیں 25 تو ہوں گی، میری تین اسکیمیں تھیں تینوں ڈراپ ہوگئی ہیں میں کیا کروں۔ یہ بات کونہیں سمجھتے ہیں اگر پیسے کم ہیں تو ایک میرا ۔ایک آپ کا۔

جناب اسپیکر۔ جی مینگل صاحب!

محمد اکبر مینگل۔ جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جناب بھوتانی صاحب نے جن تین واٹر سپلائی اسکیموں کا ذکر کیا ہے میں شکرگزار ہوں جام صاحب کا یا بھوتانی صاحب کا یا اپنی سیاسی کیریئر کا کہ ہم سیاست کررہے ہیں اور ہماری وجہ سے کچھ لوگوں کو روزی روٹی مل رہی ہے۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر۔ بھوتانی صاحب! آپ تشریف رکھیں جی۔

محمد اکبر مینگل۔ قحط سالی کے حوالے سے سب سے زیادہ نقصان میرے حلقے کا ہوا ہے جہاں لوگ مرے ہیں، جہاں مال مویشی ختم ہوچکی ہے لیکن اس وقت میرے ڈسٹرکٹ میں میرے ساتھی ایم پی ایز کو پندرہ پندرہ بورنگ دی گئی ہیں اور مجھے پانچ دیئے گئے ہیں میں پوچھتا ہوں کہ میری اسکیمیں کیوں کاٹی گئی ہیں جناب اسپیکر! اس کے علاوہ میرے خیال میں وڈھ روڈ ، اس پر بھی کوئی عملدرآمد نہیں ہورہا ہے جناب اسپیکر! میرے خیال میں ایک ہے پنی ماس وڈھ روڈ اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہورہا ہے تو اس سلسلے میں کہنا چاہتا ہوں کہ ان کی جو دلچسپی ہے وہ اپنی جگہ پر ہے لیکن جو کام میں نے دیا ہے اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہورہا ہے۔

جناب اسپیکر۔ O K جی!

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل ۔ کیا مساوات ہے یا انصاف ہے؟ آپ دیکھیں 67 ترقیاتی منصوبے ہیں سی ایم کے علاقے میں ان پر 355 ملین روپے خرچہ آرہا ہے، ایک منٹ جناب اسپیکر! جو بھی فنڈ ہے۔

(مداخلت)

جناب اسپیکر۔ آپ کو موقع دیں گے بھوتانی صاحب! آپ سنیں ذرا آپ کو موقع دیں گے، جی سردار صاحب آپ بات کریں، سردار صاحب آپ یہاں بات کریں ان کے ساتھ بات نہ کریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر! یہ ہے انصاف 355 ملین روپے، 67 منصوبے، علاقہ کس کا

ہے جناب قائد ایوان کا ہے ساری P S D P جتنے بھی فنڈز ہیں اس صوبے کے یا لسبیلہ ہے یا قلعہ سیف اللہ، باقی کچھ بھی نہیں ہے Honourable Minister نے کہا تھا کہ 508 کلومیٹر کٹا ہے، ایک انچ بھی نہیں کٹا ہے جناب اسپیکر 508! کلومیٹرز روڈ قلات میں ایم ایم اے کا منسٹر ہے ان کا دعویٰ ہے کہ ہم انصاف اور مساوات کے پیرو کار ہیں۔

<u>پرنس فیصل داؤد (وزیر مواصلات وتعمیرات)</u> پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر!

<u>جناب اسپیکر۔</u> جی!

<u>پرنس فیصل داؤد (وزیر مواصلات وتعمیرات)</u> جناب اسپیکر! میں اپنے بھائی موصوف کو Request کرتا ہوں کہ Kindly کوئی Approved documents کو کم از کم کوئی Approve کی صورت میں لے آئیں اور اس معزز ایوان میں پیش کریں اگر ایسی بات ہے، یہ تو نہیں ہونا چاہئے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کہاں سے یہ Documentation ڈھونڈ نکالتے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> جی کچکول علی صاحب!

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ (اپوزیشن لیڈر)</u> میرے خیال میں اس پر Detail میں Discussion ہو، یہ 26 یا 27 کو انہوں نے میٹنگ رکھی ہے اس میں ہم سی ایم صاحب کو اور مولانا واسع صاحب کو بھی بلائیں گے کہ سارے فنڈز آپ مولانا واسع نہ لیں یہ چیزیں Fair ہیں ہم نے یہ پوائنٹ بار بار اٹھایا اور اس سلسلے میں ہم نے ایک تحریک استحقاق بھی پیش کی تھی آپ نے اس کو Reserve میں رکھا اور آپ نے کہا کہ میں انہیں کہوں گا کہ جو بورنگ کے معاملات ہیں آپ لوگوں کے ساتھ Discuss کرلیں گے ہر ایک علاقے میں جو ایم پی ایز ہیں اور جو انہیں اسکیم دی گئی ہیں، اور خود چار یا پانچ اسکیمیں لے لی ہیں یہ اس سلسلے میں زیادتی ہوگی ایک بور ہے میں نے انہیں دیا ہے اور میرے ساتھی نے انہیں دیا ہے، اس کو لیا جائے۔ ہر علاقے میں چار چار پانچ اسکیمیں ہیں میں نے تو روڈ دے دیا اور کچکول کو دیکھ لیں کتنا نالائق ہے ایک روڈ نہیں لاسکتا ہے ان معاملوں میں میں کہتا ہوں جو ایم پی اے ہیں پہلے جو یہاں کی روایت ہے اس کو اسی طرح چلائیں ابھی چالیس بور ہیں ہمارے پنجگور میں پندرہ پندرہ ہم کو دیے باقی دس کس کو دیں گے یہ بھی ہمیں دیں کیونکہ ہم وہاں کے نمائندے ہیں ان چیزوں میں ہم لوگوں کی جو

تحریک استحقاق ہے مہربانی کریں اس پر کچھ فیصلہ کریں۔

رحمت علی بلوچ۔ جناب! آپ اس پر کوئی فیصلہ دے دیں اس ہاؤس میں بتا دیں پہلے بھی جیسے کچکول صاحب نے کہا تھا ایک تحریک استحقاق پیش ہوئی اس پر عمل نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر۔ اوکے۔ جی نوشیروانی صاحب!

میر شعیب نوشیروانی (وزیر داخلہ) جناب! جیسا کہ آپ نے کہا یہ تحریک جو پیش کی گئی ہے یہ صرف ان کا مسئلہ نہیں ہے یہ تقریباً بشمول ٹریژری بنچ کے لوگ ہیں یہ ان کے علاقوں کا مسئلہ بھی ہے متاثر ہوئے ہیں لیکن جہاں پر پورے بلوچستان کی بات ہوتی ہے تو اسے صرف کچھ ناموں کے توسط سے ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے شامل کرنا میں کہتا ہوں ایسی بات نہیں جام صاحب نے جب اپوزیشن کے ساتھ آپ کے چیمبر میں پی ایس ڈی پی کے حوالے سے میٹنگ بلائی تھی انہوں نے ہمیشہ اپوزیشن کو ترجیح دی ہے ہماری حکومت کی یہ کوشش رہی ہے خاص کر بلوچستان کی جو جماعتیں ہیں بشمول جتنے ٹرائب ہیں سب کو ساتھ لے کر چلیں کچکول ایڈووکیٹ کی بات میں ایک حد تک ان کے حق میں ہوں کہ جن علاقوں میں اگر ترقیاتی کام ہوتے ہیں یا وہاں پر ان کی Identification ہوتی ہے تو اس علاقے کے متعلقہ ممبر جو ایم پی اے ایم این اے ہے ان کی Identification سے ہونی چاہیے بہ نسبت جو آؤٹ سائیڈ رہو۔ لیکن یہاں پر جب ہم یہاں پورا مسئلہ سب کا سمجھتے ہیں تو اس کو یہ اس طرح شامل نہیں کرنا چاہئے کہ صرف ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس کو ایک مطالبہ کی صورت میں یہ آپس کا ایک مسئلہ سمجھ کر اس پر فیصلہ کرنا چاہئے اس کو تحریک استحقاق میں نہیں سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہئے۔

جناب اسپیکر۔ اوکے۔ شہزادہ فیصل داؤد!

شہزادہ فیصل داؤد (وزیر مواصلات وتعمیرات) جناب اسپیکر! ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے ہمارے کچکول علی صاحب نے اس پر بات کی ہے کسی اور کی معرفت اگر ہمارے علاقے میں کام ہو گیا ہے تو اس میں بڑی خوشی کی بات ہے اس میں میں کہتا ہوں ہمیں دل بڑا رکھنا چاہئے، چاہے کوئی اقلیت کا ممبر ہی آ کر ہمارے علاقوں میں کام کرے اس میں تو ہمیں خوشی ہونی چاہئے۔

جناب اسپیکر۔ اوکے۔ جی شفیق صاحب!

شفیق احمد خان۔ جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ کواری روڈ کے سکول کے لئے چالیس لاکھ روپے رکھا لیکن اس کے کے لئے میں نے بار بار درخواستیں دیں اس پر کوئی ٹینڈر نہیں ہو رہا۔گلستان ٹاؤن کا میرا ہسپتال ہے اس کے لئے چالیس لاکھ روپے پی ایس ڈی پی میں رکھا ہوا ہے میں نے متعدد بار اس کے لئے درخواستیں دیں۔این او سی کنٹونمنٹ بورڈ سے لے کر دیا اس کا ابھی تک ٹینڈر نہیں ہوا ہے اور اس کے لئے کہہ رہے ہیں کہ پیسہ نہیں ہے اسی طریقے سے کچھ روڈ کے لئے ستر لاکھ روپے انہوں نے رکھا۔ نواں کلی تا ایئر پورٹ روڈ اس پر آج تک کوئی عمل درآمد نہیں ہوا بر جز بنے ہیں چھوٹے چھوٹے پرانے پل بنے ہوئے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اسی طریقے سے خالی اسکیمیں دے کر ہم نے اپنے اخباروں میں تصویریں لگا کر خوش ہونا ہے تو بات بنتی نہیں ہے تو اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ جو پی ایس ڈی پی میں چیزیں شامل ہیں ان کے کم از کم ٹینڈر رہوں تا کہ مارچ میں کام شروع ہو سکے۔

جناب اسپیکر۔ جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! اگر اجازت ہو تو میں اس میں تھوڑی سی Elaboration کروں گا جو آج انہوں نے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے اس دن اسی سلسلے میں جب گئے تھے اپنے بھائیوں کو منانے تو ہمارے سنئیر منسٹر نے تاریخ دے دی تھی کہ آپ کے جو Grievances ہیں یا شکایات ہیں ہم انشاء اللہ بیٹھ کر اس کو چھبیس تاریخ کو حل کر دیں گے۔ جب ہمارے سنئیر منسٹر نے یہ یقین دہانی کرائی ہے تو میں اپنے بھائیوں سے رکوئیسٹ کروں گا کہ اس پر زور نہ دیں۔

جناب اسپیکر۔ اس میں جمالی صاحب ایک چیز نوٹ کر لیں۔اس میں جو شکایات سامنے آئی ہیں مختلف بحث کے دوران میرے خیال میں اگر اس کو ایجنڈے میں شامل کیا جائے جو ٹینڈر کے مرحلے میں ہیں یا جو پی ایس ڈی پی کے مرحلے میں ہیں جو فنڈ ریلیز ہو گئے ہیں وہ کام بھی ذرا Slow ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! میں یہ عرض کروں کہ اس وقت گورنمنٹ آف پاکستان سے دو ارب اوورڈرافٹ چل رہی ہے۔اس وقت تو میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ ہمارے اپنے ٹریژری بنچز میں ہوتے ہوئے بھی کئی کام شروع نہیں ہوئے ہیں۔اور چھبیس کو میٹنگ ہے۔

جناب اسپیکر۔ چھبیس کو میٹنگ ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جی چھبیس کو میٹنگ ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ پھر آپ نے کتنے وزیر لئے ہیں ہر ایک وزیر پر پانچ لاکھ خرچ ہو رہے ہیں ہر ایک وزیر پر ماہانہ پانچ لاکھ خرچ ہو رہے ہیں۔ اتنے تیس وزیر کے ڈیڑھ کروڑ خرچ ہو رہے ہیں۔

(مداخلتیں)

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) یہ تشریف رکھیں تو میں جواب دے دوں میرے بھائی کو یہ غلط فہمی ہے کہ ہمارے اوپر پانچ لاکھ روپے ماہوار خرچہ ہو رہا ہے اس میں کوئی صداقت نہیں ہے بلکہ ہم انتیس منسٹر ہیں تو یہ بارہ تیرہ یہ ہم سے بڑھ کر ہیں جی ہر لحاظ سے تو ہم چاہتے ہیں کہ پہلے ان کی اسکیمیں ہوں اور بعد میں ہم۔ تا کہ ان کو تسلی ہو۔ (ڈیسک بجائے گئے)

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! یہ جو دوستوں کی شکایات ہیں اور بنیادی طور پر جو منصوبوں کی Delay ہے صوبے میں ترقیاتی کاموں کی، اب تک تو کئی کے ٹینڈر نہیں ہوئے ہیں، چھ سات مہینے تو گزر گئے ہیں، پانچ مہینے میں کیا Completion ہوگی۔ اگر اس سلسلے میں جناب اسپیکر! آپ ان کو اگر رولنگ دیں تو یا ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کریں اگر فنڈز نہ ہوتے تو یہ علیٰحدہ بات ہے، لیکن بات یہ ہے کہ یہ خواہ مخواہ نہ کرنا زیر بحث نہ لانا اور اس کو مکمل نہ کرنا۔ اور پیسے جو آپ کے پاس پڑے ہیں آخر میں آ کر lapes ہو جاتے ہیں۔ تو یہ جو بیوروکریسی کی چال چلن ہے ہمارے نمائندوں کو اس چیز کا نوٹس لینا چاہئے اور اس روش کو ٹھیک کرنا چاہئے اور استعمال ٹھیک کرنا چاہئے۔ اور آخر میں یہ کہوں گا مجھے متاثر نہ کہیں مجھے مکمل پی ایس ڈی پی کا محروم کہیں۔ متاثر نہیں ہوں۔

جناب اسپیکر۔ آپ بیٹھیں نوشیروانی صاحب! آپ بیٹھیں آپ کے سنیئر بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ میں اس پر پہلے رولنگ نہیں دونگا میری ایک تجویز ہے۔ میرا خیال تھا اور میں آپ کو صحیح صورت حال بتا دوں کہ ژوب میں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کا کوئی نمائندہ آیا تھا جس میں سنیئر منسٹر صاحب بھی تھے وہاں پر جو ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کی میٹنگ کی تو ان کا فیصلہ یہ تھا کہ ژوب میں ترقیاتی کام کا

پراگرس زیرو ہے لیکن یہاں پر جو میں نے صورت حال دیکھی ہے تقریباً پورے صوبے کا یہی حال ہے تو اس ہاؤس میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پورے صوبے میں جب ترقیاتی کام زیرو ہے اس پر ایک سنجیدہ میٹنگ کیا جائے تو مناسب ہوگا۔ او کے۔(ڈیسک بجائے گئے)(رولنگ)حکومت کی جانب سے مثبت یقین دہانی پر تحریک نمٹائی جاتی ہے۔ جناب جان محمد بلیدی صاحب اپنی تحریک التوا نمبر 75 پیش کریں۔

محترمہ شمع اسحاق۔ اہم نوعیت کا مسئلہ ہے انکی غیر موجودگی میں اگر میں پیش کرلوں آپکی اجازت ہوتو؟

جناب اسپیکر۔ok۔

محترمہ شمع اسحاق۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ نہیں اُس نے آپ کو اجازت دی ہے؟

محترمہ شمع اسحاق۔ جی اُن سے بات ہوئی ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر صاحب! اگر محرک نہیں ہوتا ہے تو وہ تحریک ختم ہوجاتی ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ نہیں جناب والا۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی) میں آپ سے گزارش کروں گا۔۔۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ If person can......

جناب اسپیکر۔ اس کی ذرا وضاحت کریں آپ لوگ؟

میر عبدالرحمٰن جمالی (منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی) یا تو جو محرک ہے وہ تحریری طور پر انکو Allow کریں تو پھر ضرور یہ کریں۔ کہ اگر انکا اسمیں بحیثیت محرک شامل ہوتا تو پھر Justification ہے۔ اگر خود نہیں ہے محرک تو اسکو۔۔۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! Principle یہی رہا ہے کہ جب کوئی آدمی غیر حاضر رہا ہے تو اسکی پارٹی یا اسمبلی کا ایک ممبر۔۔۔

جناب اسپیکر۔ آپ پڑھیں ذرا رولز میں یہ ہے کہ اگر اُس نے لکھ کر دیا ہوا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب! وہ اچانک چلا گیا ہے اُسکا ایک آدمی انتقال کر چکا ہے۔اور آدھی رات کو چلا گیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ تو پھر یہی نقصان ہوانا ں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب والا! اصولاً یہ ہے کہ یہ پراپرٹی بن چکی ہے اسمبلی کی۔

جناب اسپیکر۔ وہ تو ٹھیک ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ سر! میں آپ کو ایک مثال دوں گا اسمیں یہ تھا کہ 1990 کو امریکہ کے خلاف ایک تحریک التوا ہم لوگوں نے پیش کی۔کہ اُس نے پہلے حملہ کیا تھا؟ بغداد پر۔ جب اُوپر والوں نے یہاں کہہ دیا کہ ''بھئی آپ لوگ کیسے امریکہ بہادر کے خلاف تحریک التواء پیش کریں گے'' یہ ہوا کہ ہمارے ایک بندے نے قرارداد پیش کی۔کہ ''بھئی ہم لوگوں نے جو وہ تحریک التواء پیش کی ہے وہ تحریک التوا غلط پیش ہوئی ہے لہذا ہم لوگ امریکہ کے حق میں ہیں'' میں اُسکا نام نہیں لوں گا وہ آدمی پھر کیا ہوا وہ چلا گیا۔ میں نے پھر اسٹینڈ Stand لیا کہ وہ قرارداد جو یہاں آئی ہے وہ پبلک پراپرٹی Public property ہے اُسکو Any member sir اُٹھا سکتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ نہیں، اُٹھا سکتا اُسوقت۔۔۔۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ سر! اسمیں۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب! آپ اگر تھوڑی سی ہماری رہنمائی کریں آپ ایک وکیل بھی ہیں رولز میں یہ ہے کہ اگر اُسکو written میں دیا ہوا ہے تو ٹھیک ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ اگر یہ سر رولز میں ہے تو رولز سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

جناب اسپیکر۔ آتا ہے۔رولز میں ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ کونسے رولز میں؟

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) رول 75 ہے جی۔

If the Speaker is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in oder he shall read the statement to the

Assembly and ask whether the Member has the leave of the Assembly to make the adjournment motion and if objection is taken, he shall request such of the Members as may be in favour of leave being granted to rise in their seats. سیدھا سارول ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ ۔ جناب! اسکی اگر language کو دیکھ لیں یہ آپکی صوابدید پہ اس نے چھوڑ دیا ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) سر! Request ہے کہ صرف مفہوم یہ بھی بہت اچھا سمجھ سکتا ہے تھوڑا بہت ہم بھی سمجھ سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ میری صوابدید تو ہے وہ تو میرے پاس ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ ۔ سر! آپ اپنی صوابدید کو عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کر رہے ہیں یا حکومت کی Dictatorship پر؟ ہمارے بارہ سو پندرہ سوڈاکٹرز بیروزگار ہیں چیف منسٹر صاحب نے یہاں فلور آف دی ہاؤس پہ کمٹمنٹ کیا تھا کہ میں اپنی Discretionary fund سے یہ میں کردوں گا۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب آپ سُنیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ ۔ ابھی آپکے ہسپتالوں میں بائی کاٹ ہے جناب! اگر آپ نے اس مسئلے کو نہیں نمٹایا تو یہ کوئٹہ کے علاوہ دوسرے Interior بلوچستان میں جائیگا۔ پھر یہ ژوب میں جائے گا پنجگور میں جائے گا لسبیلہ میں جائیگا۔ یہ ایک بڑی بدمزگی ہوگی اور منسٹر ہیلتھ بھی یہاں تھے ہم لوگوں نے دو دن پہلے میٹنگ بھی بلوائی تھی جناب والا!

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب! ok آپ سُنیں۔ رولز میں تو یہ ہے کہ جب اسوقت دوسرا کوئی پیش نہیں کر سکتا ہے کہ جب تک کہ وہ اُس کو written میں نہ دے۔ اچھا! لیکن جو میرے اختیارات ہیں وہ تو مجھے معلوم ہیں کہ میں تو اجازت دے سکتا ہوں لیکن وہ لوگ خود۔۔۔۔۔

کچکول علی ایڈووکیٹ ۔ اگر یہاں written والی بات ہے تو ہم لوگ خاموش رہیں گے مگر

یہاں written والی بات نہیں ہے۔اسمیں سر! یہ ہے کہ If the Speaker is of the opinion that the matter proposed to be discussed ....

(ایوان میں شور)

جناب اسپیکر۔ اعظم موسیٰ خیل صاحب! آپ بیٹھیں۔ رولز میں تو گنجائش ہے لیکن میں اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کرتے ہوئے آپ کو اجازت دے دیتا ہوں۔

محترمہ شمع اسحاق۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ 70 کے تحت تحریک التوا کا نوٹس دیتی ہوں۔تحریک یہ ہے کہ پی ایم اے اور بیروزگار ڈاکٹروں نے مشترکہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ جمعرات 15رجنوری 2004 سے کوئٹہ کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں او پی ڈی ایک ہفتے تک بند کردی ہے۔اسکے بعد اگلے مرحلے میں وارڈز کا بھی بائیکاٹ کیا جائے گا۔اور ساتھ ساتھ ہڑتال کا دائرہ کار وسیع کر کے پورے بلوچستان تک پھیلا دیا جائے گا۔ڈاکٹروں کے حالیہ ہڑتال سے ہسپتالوں میں روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں آنے والے مریض انتہائی زیادہ متاثر ہورہے ہیں اور ہڑتال کے جاری رہنے سے یہ بھی امکانات ہیں کہ بعض قیمتی جانیں بھی ضائع ہورہی ہیں۔لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور بنیادی مسئلے پر عام بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ پی ایم اے اور بیروزگار ڈاکٹروں نے مشترکہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ جمعرات 15رجنوری 2004 سے کوئٹہ کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں او پی ڈی ایک ہفتے تک بند کردی ہے۔اسکے بعد اگلے مرحلے میں وارڈز کا بھی بائیکاٹ کیا جائے گا۔اور ساتھ ساتھ ہڑتال کا دائرہ کار وسیع کر کے پورے بلوچستان تک پھیلا دیا جائے گا۔ڈاکٹروں کے حالیہ ہڑتال سے ہسپتالوں میں روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں آنے والے مریض انتہائی زیادہ متاثر ہورہے ہیں۔اور ہڑتال کے جاری رہنے سے یہ بھی امکانات ہیں کہ بعض قیمتی جانیں بھی ضائع ہورہی ہیں۔لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور بنیادی مسئلے پر عام بحث کی جائے۔جی محترمہ اسکے بارے میں آپ کچھ کہیں گی؟

ڈاکٹر شمع اسحاق۔ جناب اسپیکر صاحب! پچھلے اکتوبر میں جب ہمارا سیشن ہورہا تھا تو اسمیں بھی قائد ایوان صاحب نے یقین دہانی کروائی تھی کہ اِن ڈاکٹرز کو میں اپنے صوابدیدفنڈز سے روزگار پر لگادوں گا۔

گیارہ سو کے قریب جو آج بیروزگار ڈاکٹرز ہیں لیکن جناب اسپیکر صاحب! لانا تو تحریک استحقاق چاہیئے تھا کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے اور ہماری اس تحریک پر کوئی Implements نہیں ہوئی ہیں لیکن ہم اس پہ تحریک التوا لے کر آئے ہیں جو ابھی بھی بہت سے ایسے ہمارے ممبرز بیٹھے ہیں حکومتی بینچز پر جو یہ نہیں چاہتے ہیں کہ یہ تحریک پیش ہو۔ جناب اسپیکر صاحب! Four tier system ہے یہ تینوں صوبوں میں رائج ہے صرف ہمارے صوبہ میں یہ سسٹم نہیں ہے اس کو اگر رائج کیا جائے تو اسمیں تقریباً آٹھ سو ساٹھ ڈاکٹروں کی آسامیاں بنتی ہیں جو کہ یہ گیارہ سو ڈاکٹر ہیں یہ آسانی سے ان پر روزگار انہیں مِل جائے گا۔ اس سے پہلے جناب اسپیکر صاحب! جو 1996 میں کانٹریکٹ پر ڈاکٹروں کو لیا گیا تھا اُنکو ابھی تک Job نہیں ملی ہے حالانکہ گورنمنٹ نے ان سے وعدہ کیا تھا۔ اور ابھی جو کمیشن نے جو نئی سیٹوں کا اناؤنس کیا ہے وہ تقریباً کوئی 70 سیٹیں ہیں جبکہ یہ ڈاکٹرز گیارہ سو ہیں۔ تو جناب اسپیکر صاحب! آپ خود بتائیں کہ کہاں 70 ڈاکٹرز اور کہاں گیارہ سو۔ تو یہ کس کس ڈاکٹر کو اِن پہ کھپائیں گے اور اسی طرح ہر ڈسٹرکٹ میں ڈاکٹروں کی آسامیاں بھی موجود ہیں۔ اور ہر ڈسٹرکٹ میں تقریباً 417 آسامیاں ہیں۔ اگر ان ڈاکٹروں کو اِنہی آسامیوں پہ لگا دیئے جائیں تو میرے خیال میں ہمارے صوبے میں کوئی ڈاکٹر بھی بیروزگار نہیں رہے گا۔ اگر آج یہی ڈاکٹر Strike پر چلے جاتے ہیں جو کہ کل سے یہ کہہ رہے ہیں کہ ''ہم Strike پر جائیں گے''۔ او پی ڈی بند ہو جائیں گے۔ ہاسپٹل جو غریبوں کا ہاسپٹل ہے آپریشن تھیٹرز بند ہو جائیں گے تو آپ سوچیں کہ ہمارے یہاں کے غریب عوام کہاں جائیں؟ جن کے پاس دو روپے روٹی کے لئے نہیں اور یہ وہی بچے ہیں کہ جن پہ لاکھوں روپے خرچ ہو چکے ہیں اِن کے والدین کے۔ جناب اسپیکر صاحب! اگر آپ ایک ڈاکٹر کا خرچہ لگائیں کہ اِن پہ کتنا خرچ ہوتا ہے تو ہمارے کم از کم یہاں پہ جو آج گیارہ سو ڈاکٹرز ہیں اُن پہ تقریباً کروڑوں کے حساب سے اُنکے والدین خرچہ کر چکے ہیں لیکن انہیں ابھی تک روزگار نہیں مل چکا ہے کتنی افسوس کی بات ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! ایک تو کمیشن دس، بارہ اور پندرہ سالوں کے بعد ہوتا ہے۔ 1995-96 کے بعد کوئی کمیشن بھی نہیں آیا ہے اور جب کمیشن ہوتا ہے تو اُس میں بھی چند جو ایسے لوگ ہیں یا منتخب پسند کے لوگ ہیں یا ڈاکٹرز جو بہت اچھے اُن کے پسندیدہ ہیں اُن کو چُن لیا جاتا ہے۔ باقی بچوں کو رَد کر دیا

جاتا ہے ۔تو جناب اسپیکر صاحب! ایک تو کمیشن کو بھی ایسا ہونا چاہیئے کہ جس میں کوئی رشوت اور کوئی سفارش نہیں ہونی چاہیئے ۔اورآخر میں پھر میں جناب اسپیکر صاحب آپ سے یہی کہوں گی کہ یہ جو گیارہ سوڈاکٹرز ہیں جو کل اگر Strike پر چلے جاتے ہیں تو ہمارے عوام دَربدَر کی ٹھوکریں کھائیں گے ۔وہ پرائیویٹ ہاسپٹلز کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتے ہیں ۔اِس سے پہلے کہ ایسا ظُلم ہوتو میں چاہتی ہوں کہ انکے یہ مطالبات تسلیم کردیئے جائیں اور انہیں روزگار پہ لگا دیا جائے ۔شکریہ۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> کچکول صاحب مختصر کیونکہ یہ بحث کے لئے ابھی تک منظور نہیں ہوا ہے۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ ۔</u>جناب اسپیکر! جہاں تک بحث کا تعلق ہے میں کہتا ہوں کہ ہسپتال سے کوئی نازک مسئلہ ہے نہیں کوئٹہ سب سے بڑا میونسپل کارپوریشن ہے اور بلوچستان کا دارالخلافہ ہے اس وقت آپ کے ڈاکٹر ڈیوٹی پر نہیں اس سے اہم مسئلہ اور کیا ہوگا وہ ٹھیک ہے کہ ہم اپنے ذہین کے اختراع میں جو تصور یا Concept adopt کرلیں گے ۔اگر ٹیکنیکلی دیکھا جائے تو اس وقت جب ہمارے سارے ڈاکٹرز ہڑتال پر ہیں اگر خدانخواستہ کوئی ایکسڈنٹ ہوجائے یا کوئی اور حادثہ پیش آجائے اور ہمارے ڈاکٹرز ڈیوٹی پر نہیں تو کیا ہوگا ۔یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے میں جناب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اس کو ہر حال میں حل کرنا ہوگا ۔ہم لوگوں نے وزیر صحت اور چیف منسٹر کے ساتھ بھی اس مسئلے کو ڈسکس کیا تھا اور ٹائم بھی مختص کیا گیا لیکن بعد میں اس پر عمل درآمد نہیں ہوا ہم نے کسی بدنیتی کی بنیاد پر یہ تحریک التوا نہیں لائی۔

<u>شہزادہ فیصل داؤد(وزیر مواصلات وتعمیرات)</u>پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>جناب اسپیکر۔</u>جی فیصل صاحب!

<u>شہزادہ فیصل داؤد(وزیر مواصلات وتعمیرات)</u> جناب اسپیکر!سب سے پہلے تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحبان بھی ہمارے بلوچستان کے ہیں اور عوام بھی بلوچستان کا ان کو ان چیزوں کا خاص خیال رکھنا چاہیئے ۔چونکہ یہ ہمارا اپنا صوبہ ہے ہم لوگوں نے مل کر بھائی چارے سے سب کو چلانا ہے۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ ۔</u>جناب!اگر آپ وزیر ہیں تو ان ہی کی بدولت ان کے جوحق وحقوق ہیں اور آپ لوگوں کی جو ذمہ داری ہے ہم بحیثیت اپوزیشن ان مسئلوں کو سامنے لا رہے ہیں حکومت نے پہلے اسی مسئلے پر یہاں پر کہہ دیا تھا کہ ان بیروگار ڈاکٹروں کو کسی نہ کسی طریقے سے کھپائیں گے ۔یہ تو میں نے تجویز دی

کہ چیف منسٹر صاحب خود جا کر پرائم منسٹر سے اس مسئلے کو Discuss کریں کہ ہمارے اتنے ڈاکٹرز بیروزگار ہیں آپ ہمیں گرانٹ دیں وہ آپ لوگوں کو دے دیں گے۔لیکن آپ لوگ اپنے چھوٹے مسئلوں میں اتنے مصروف ہیں۔اس دن ایک میٹنگ بھی ہونے والی تھی کہ منسٹر صحت نے کہا کہ مجھے کوئی کام ہے کل میٹنگ کرتے ہیں اگلے دن میں نے کافی انتظار کیا لیکن کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔یہ تو سارے مسئلے ہیں نہ آپ لوگوں کو بے روزگار انجینئرز کی پرواہ ہے اور نہ بیروزگار ڈاکٹرز کی۔۔۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب! آپ تشریف رکھیں جی حافظ حمد اللہ صاحب!

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! میں اس پر مختصراً کچھ بولنا چاہتا ہوں۔جب ملک کے باقی تین صوبوں میں Four tier system ہے تو یہاں کیوں نہیں۔دوسرا میں نے سوال کیا تھا اس کا جواب آیا تھا کہ ایک پر مہینے کا بارہ ہزار روپے خرچہ آتا ہے۔اور سال کے ایک لاکھ چوالیس ہزار بنتے ہیں۔بولان میڈیکل کالج میں ہماری (۱۰۰) پوسٹیں ہیں۔تو اس پر سالانہ جو خرچہ ہے اگر ہم ان کو نوکری نہیں دے سکتے تو یہ خرچہ کرنے کی کیا ضرورت۔دوسری بات جو لوگ ڈاکٹرز بنے ہیں میں صرف کوئٹہ کے بارے میں بتارہا ہوں جو کہ میرے سوال کے جواب میں محکمہ صحت نے جواب دیا تھا۔کوئٹہ شہر میں سینئر ڈاکٹروں کی 77 آسامیاں خالی پڑی ہیں۔یعنی کہ سول ہسپتال اور بولان میڈیکل کمپلیکس میں آپ کے پاس کوالیفائیڈ ڈاکٹرز تیس، پینتیس جو کہ FCPS فیلوشپ کر چکے ہیں ان کو آپ ترقی نہیں دے رہے ہیں اسی گریڈ۔17 میں بیٹھا دیا ہے۔اور گیارہ سو ڈاکٹرز بیروزگار ہیں۔میرے دوست فرمارہے ہیں کہ کیا عوام ان کے نہیں۔کیا حکومت جو ٹریژری بینچز پر لوگ بیٹھے ہیں کیا یہ گیارہ سو ڈاکٹرز آپ کے لوگ نہیں کیا ان کو صوبے سے باہر نکالتے ہو اس کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کرتے ہو۔یہ بہت بڑا مسئلہ ہے اور سول ہسپتال میں OPDs کو بند کررہے ہیں۔یا وارڈز میں نہیں جارہے ہیں تو اس مسئلے کو سلجھانے کے لئے اس سے قبل بھی ہم نے تحریک لائی تھی قائد ایوان صاحب نے وعدہ کیا تھا۔لیکن چار ماہ گزر گئے اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔جبکہ اس کے پاس منظور شدہ پوسٹیں ہیں۔ان پوسٹوں کو ایڈورٹائز کر کے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پر کیا جائے باقی جو بچ جاتے ہیں ان کو کھپانے کے لئے سوچتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ میں ایک بات کہتا ہوں کہ آپ اپوزیشن والے اتنے ظالم لوگ ہیں اگر یہ بحث کے لئے منظور ہوتا بھی اتنی ہی بحث کر لیتے ۔ابھی Already اپوزیشن کے تین ساتھیوں نے اپنی تقریریں کر لیں۔ حالانکہ یہ ابھی تک بحث کے لئے منظور نہیں ہوا ہے۔ اگر یہ بحث کے منظور ہو جائے تو پھر اس پر دو گھنٹے مکمل بحث کر لیتے اب حافظ حمد اللہ صاحب کو سنتے ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! بات بحث کی نہیں ایک مسئلے کو جب ہم یہاں اٹھا رہے ہیں کہ حکومت وقت اس پر دھیان دے گی اور یہ جو لوگوں کے مسائل ہیں ان کو کسی طرح سے حل کریں اگر وہ اس مسئلے کو حل کریں گے تو اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت) جناب اسپیکر! بے ادبی معاف آپ نے خود ہی کہا کہ اپوزیشن والے اتنے ظالم لوگ ہیں بحث کیلئے منظور نہیں ہوا ہے لیکن تحریک التوا جس ممبر موصوف کی جانب سے آئی ہے وہ خود ایوان میں موجود نہیں اور آپ نے خود ہی کہا کہ رولز اجازت نہیں دیتے لیکن آپ نے اپنے صوابدیدی اختیارات کے تحت ان کو اجازت دی۔ آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔

جناب اسپیکر۔ رولز میں مجھے صوابدیدی اختیارات حاصل ہیں اور میں نے اپنے اختیارات استعمال کیا ہے۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت) دوسری بات یہ میں مذاق میں کہوں گا ڈاکٹر صاحبان ناراض ہونگے۔ پشتو کی ایک مثال ہے۔ خواتین سے پیشگی معذرت چاہتا ہوں۔ خواتین کے تین آپشنز ہیں ایک وہ جو کہ بیوہ ہیں وہ بھی روتی ہے۔ دوسری وہ جس کی شادی کا تقریباً دس یا پندرہ سال گزر چکا ہے وہ بھی روتی ہے۔ تیسری وہ جو کہ کل دولہن بن کر آئی ہے وہ بھی روتی ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ اپوزیشن والے بھی رو رہے ہیں اور ٹریژری بینچز والے بھی، معلوم نہیں اس کا علاج کس کے پاس ہے۔ یہ بھی آپ بتا سکتے ہیں جس طرح رولز کے حوالے سے اپنے اختیارات استعمال کیئے ۔ابھی میں اصل موضوع کیجانب آ رہا ہوں ویسے تو میرے خیال میں ڈاکٹر شمع اسحاق صاحبہ ڈاکٹری میں فیل ہو چکی ہیں۔ اس لئے انہیں ڈاکٹر صاحبان سے بہت زیادہ محبت ہیں ۔ جب بھی محبت کے حوالے سے کوئی تحریک قرارداد آتی ہے تو ڈاکٹر صاحبہ پیچھے پڑ جاتی ہیں۔ جہاں تک بیروزگار ڈاکٹروں کا مسئلہ ہے۔ اس سے پہلے بھی میں نے اسمبلی فلور پر کہا ابھی دو

تین مہینے پہلے کابینہ کے اجلاس میں بھی جمالی صاحب اور دوسرے جتنے وزراء صاحبان سارے کے سارے تشریف فرما تھے۔ یہی مسئلہ ہم نے اٹھایا کہ بیروزگار ڈاکٹرز ہمارے بھائی ہیں۔ کچکول صاحب ویسے تو روز زور سے باتیں کرتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں عرض کروں کہ یہ بات تسلی سے بھی ہوسکتی ہے۔ یہ ہمارا اور آپ کا مشترکہ مسئلہ ہے بیروزگار ڈاکٹرز ہمارے بھائی ہیں میرا دل ان کے لئے دھڑکتا ہے ان کے اس پریشانی کے لئے بار بار ہماری ان سے میٹنگ ہوئی ہے۔ اور میں نے ان کو یقین دلایا کہ میرے بس میں جو کچھ بھی ہے۔ وہ میں آپ کے سامنے کر کے دکھاؤں گا اور میں نے کیا بھی پہلے 92 پوسٹیں Create کرائیں۔ ابھی وہ تقریباً ڈاکٹر صاحبان کو معلوم ہے دوسو کے قریب پہنچتے ہیں ادھر سے ادھر سے جو خالی پوسٹیں تھیں ان کو میں نے پبلک سروس کمیشن کے حوالے کیا ہے وہ ایک کے بعد دیگر اس کو انوس / ایڈورٹائز کر رہا ہے میں گزشتہ دور کی بی این ایم میرے خیال ڈاکٹر صاحبہ کا تعلق بی این ایم سے ہے نہیں ہے مطلب ابھی تو پونم میں ہے بی این ایم ابھی پونم میں ہے ویسے اس کی ذاتی حیثیت تو ہے یا نہیں اس کی خدمت میں عرض کروں کہ آپ کے دور حکومت میں تو ایک پوسٹ بھی آپ نے ڈاکٹروں کے لئے Create نہیں کی (ڈیسک بجائے گئے) ایک منٹ بات غور سے سنیں 1992 سے لیکر آج تک ایک بھی پوسٹ Create نہیں ہوئی ہے ان دس بارہ سالوں میں اور ہماری گورنمنٹ میں ہم نے انہی بیروزگار ڈاکٹروں کی بیروزگاری کو دیکھتے ہوئے دوسو پوسٹ ہم نے ابھی Create کی ہیں ان کو بھی معلوم ہے (ڈیسک بجائے گئے) تیسری بات یہ ہے کہ انہی ڈاکٹروں کو میں نے یہ یقین دلایا کہ آپ کی اس ہڑتال میں میں آپ کے ساتھ شریک ہوں لیکن اس میں نقصان میرا نہ آپ کا اس میں نقصان بیچارے Patients کا ہوتا ہے ورنہ میں آپ کے ساتھ لائن میں بیٹھ کے ہڑتال کرتا لیکن جب نقصان ایک تھرڈ پارٹی کا ہوتا ہے جو Patient ہے اس نے کیا ظلم کیا ہے فرض کریں اگر اس میں میرا قصور ہے یا گورنمنٹ کا قصور ہے لیکن مریض کا کیا قصور ہے ہم اپنی تمام استطاعت اور قابلیت مریض کے سر پر ڈالتے ہیں اور پھر کہتے بھی ہیں کہ روزانہ اتنے مریض مرجاتے ہیں یہ سوال کس سے ہوگا مجھ سے ہوگا جو میں ان کی خدمت میں گزارش کرونگا جیسے پہلے بھی میں نے بیروزگار ڈاکٹروں کو یہ گزارش کی کہ آپ دیکھ رہے ہیں میں نے کیبنٹ میں بار بار یہ مسئلہ ہم نے اٹھایا ہے کہ بیروزگار ڈاکٹروں کا مسئلہ حل

کرنا ہوگا سی ایم کو میں نے بتایا، جمالی صاحب اور ہمارے جتنے بھی کیبنٹ کے ارکان تھے انہوں نے سب نے اٹھایا اس کو تو سی ایم صاحب نے اسی وقت چیف سیکرٹری کو حکم دیا کہ آئندہ جو کیبنٹ کا اجلاس ہوگا ان بیروزگار ڈاکٹروں کے حوالے سے جو بھی ورکنگ پیپر ہو جس آپشن سے ان کا تعلق ہو آپ لائیں ابھی آئندہ کیبنٹ کے اجلاس میں وہ ایجنڈا ہوگا لیکن وہ آپشن کیا ہے جیسے ہمارے اپوزیشن ساتھیوں نے کہا کہ ہمارے پاس آٹھ سو یا بارہ سو پوسٹیں ہیں ٹھیک ہے میں مانتا ہوں ہے ہمارے ساتھ پوسٹیں لیکن انہوں نے رول یہ بنایا ہے جب ایک ڈاکٹر گریڈ 17 سے 18 اور 18 سے 19 وہاں سے 20 تک پروموشن اس کی ہوتی ہے تو وہ نیچے جو پوسٹ ہوتی ہے مناسب یہ ہے کہ وہ خالی ہی پڑے تاکہ دوسرا ڈاکٹر اس پر ہم کھپا سکیں لیکن انہوں نے رول یہ بنایا ہے جب پروموشن کا سلسلہ وہاں تک پہنچ جائیں تو پوسٹ Abolish ہو جاتی تو ہم نے ان کو کہا کہ یہ آپ لوگوں نے کیا سسٹم بنایا ہے ایک یہ ورکنگ پیپر ہم بنا رہے ہیں لا رہے ہیں دوسرا آپشن ہمارے سامنے یہ ہے کہ ہم نے تقریباً ساڑھے تین سو اور چار سو پوسٹوں کی سمری ڈاکٹروں کی بنائی ہے وہ بھی کیبنٹ میں ہم لا رہے ہیں تیسرا جو سسٹم ہے ہمارا کنٹریکٹ بنیاد پر ڈاکٹروں کو لینا یہ تین آپشنز ہمارے سامنے ہیں میں اگر اپنے چیمبر میں ڈاکٹروں کو یہ کہوں یہی بات میں نے ان کے سامنے بھی رکھی اسمبلی فلور پر بھی یہ کہونگا یہ میرا یقین ہے انشاءاللہ ان تینوں میں سے ایک ہی پر فیصلہ ہو جائیگا انشاء اللہ العزیز کہ ہمارے ڈاکٹر صاحبان کے روزگار بھی ہونگے بلوچستان حکومت کی سرخروئی بھی ہوگی اور اپوزیشن کا روز رونا وہ بھی انشاءاللہ حل ہو جائیگا تو ہم نے بھی اس پر اسٹینڈ لیا ہے ہم نے سیریس لیا ہے اس کو۔۔۔۔۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> مولانا صاحب آپ یہ بتائیں ابھی اس تحریک کو بحث کے لئے منظور کیا جائے یا نہیں؟

<u>حافظ حمد اللہ (وزیر صحت)</u> اگر آپ فیصلہ کریں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> تو اس پر رائے شماری، ابھی نماز کا ٹائم ہے پلیز جلدی کریں۔

<u>رحمت علی بلوچ ۔</u> منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں رول میں یہ دیا گیا ہے کہ ایک ڈاکٹر اگر گریڈ 17 سے پروموٹ ہو کر 18 کو جاتا ہے یا 19 یا 20 تک تو پوسٹ خالی نہیں ہوگی میں منسٹر صاحب کو یہ مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ یہاں Four tier system پر کیوں عمل نہیں ہو رہا ہے باقی

تین صوبوں میں اس پر عمل ہورہا ہے وہاں بیروزگار ڈاکٹر نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر۔ اوکے، جو اراکین تحریک کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہوجائیں۔

جناب اسپیکر۔ چونکہ تحریک کو قاعدہ نمبر 75 کے تحت مطلوبہ اراکین کی حمایت حاصل نہیں ہے لہذا اسے مسترد کی جاتی ہے اب نماز کے لئے کتنا وقفہ کریں جمالی صاحب!

(شور، شور، شور تحریک نامنظور کی گئی)

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ اس Protest پر ہم لوگ واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(پانچ بجکر چونتیس منٹ پر اپوزیشن اراکین واک آؤٹ کر گئے)

جناب اسپیکر۔ جمالی صاحب! وقفہ کس ٹائم تک کریں، نماز کا وقفہ مغرب کا بھی ہے عصر کا بھی ہے میرے خیال مغرب کی نماز کے بعد رکھ لیتے ہیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) مغرب کی نماز کے بعد ہی کرلیں۔

جناب اسپیکر۔ مغرب کی نماز تک اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(پانچ بجکر پینتیس منٹ پر اجلاس مغرب کی نماز کے بعد تک ملتوی کیا گیا)

(دوبارہ اجلاس چھ بجکر چھتیس منٹ پر جناب اسپیکر جمال شاہ کاکڑ کی زیر صدارت میں شروع ہوا)

جناب اسپیکر۔ جان محمد بلیدی صاحب اپنی تحریک التوا نمبر 76 پیش کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب! میرے خیال میں پہلے سے آپ کو علم ہے کہ جان محمد صاحب گئے ہیں کسی تعزیت کے سلسلے میں تربت اور ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ایک Important Issue ہے اس پر اگر جناب والا! اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کریں۔

جناب اسپیکر۔ پہلے والے پر تو استعمال کیا۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ اگر اس پر سر! یہ نہیں ہوگا تو ہم پرو لجلس ہونگے کہ ایک میں جو آپ نے استعمال کیا اس میں بھی کردیں پرنسپل یہی ہے جناب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) دیکھیں جناب اسپیکر! آپ کی رعایت کا ناجائز فائدہ

اٹھا رہے ہیں یہ اگر محرک نہیں ہے آپ بھی میرے سے بڑے قانون دان ہیں تو اس کو آگے کر لیں آپ

۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ مکران میں گیا ہے تو پھر معلوم نہیں ہے کب اسمبلی لگے گی میرے خیال میں سر کوئی اتفاق نہیں یہ Important Issue ہے اس پر کیا ہے ہم لوگ یہی کہتے ہیں کہ آپ لوگوں نے وہاں جو 35 سال تھا آپ لوگوں نے 30 سال کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ بیروزگاری اتنی شدت اختیار کر چکی ہے کہ ہر ایک لڑکا کہتا ہے کہ مجھے کل روزگار ملے ابھی آپ اس کے Age کو بھی کم کر دیں گے تو وہ خودکشی کر لے گا۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) نہیں Age wise تو ابھی چار پانچ دن پہلے جو کابینہ کی ڈسیژن ہوئی تھی اس میں یہ کم کیا گیا تھا اس میں کوئی نقصان کی بات نہیں ہے میں آپ سے یہ عرض کرونگا کہ پانچ سال کا اختیار جو ہے پھر بھی سیکرٹری صاحبان کو ہے Condemn کرنے کا اگر وہ کر سکتے ہیں تو کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ ایک آدمی پہلے نصیر آباد سے Condonation کرنے کے لئے آئے معلوم نہیں سیکرٹری صاحب اس کو اپنے دفتر میں گھسنے دیگا یا نہیں ہم لوگ دیکھ لیں اپنے لوگوں کی مجبوریوں کو بھی سمجھ لیں جناب والا! ہم کہتے ہیں کہ جیسا کہ انہوں نے اس تحریک کو آج ہی کے دن اسی Pattern پر ہمیں اجازت دی تھی جناب والا! یہ بلوچستان کے لوگوں کا مسئلہ ہے ہمارا ذاتی مسئلہ نہیں ہے مجھے اجازت دیں میں اس کو پڑھ لوں۔

جناب اسپیکر۔ قاعدہ نمبر 182 کو معطل کرتے ہوئے قاعدہ 226 کے تحت جناب کچکول علی کو تحریک التواء نمبر 76 پیش کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ (ڈیسک بجائے گئے)

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ Thank you sir مہربانی۔ میں اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں۔

تحریک یہ ہے۔ کہ بلوچستان کابینہ نے اپنے حالیہ اجلاس میں بعض فیصلوں کے ساتھ یہ بھی فیصلہ کیا کہ سرکاری ملازمتوں پر بھرتی کے لئے نئے امیدواروں کی عمر کی بالائی حد 35 سال سے کم کر کے

30سال کردی جبکہ پہلے سے ملازمت میں موجود امیدوار وں کی بالائی حد 40سال سے کم کرکے 35سال کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس طرح موجودہ فیصلہ سے بیروزگاروں کے لئے سرکاری ملازمت کے لئے عمر کی حد میں 5سال کی کمی کردی گئی ہے۔حکومت کے حالیہ فیصلے سے بلوچستان میں بیروزگاروں کی ایک بڑی تعداد متاثر ہوسکتی ہے اوران کے لئے ملازمت کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند ہوجاتے ہیں۔

لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کراس اہم اور بنیادی مسئلہ پر عام بحث کی جائے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> تحریک جوپیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان کابینہ نے اپنے حالیہ اجلاس میں بعض فیصلوں کے ساتھ یہ بھی فیصلہ کیا کہ سرکاری ملازمتوں پر بھرتی کے لئے نئے امیدوارں کی عمر کی بالائی حد 35سال سے کم کرکے 30سال کردی جبکہ پہلے سے ملازمت میں موجودامیدواروں کی بالائی حد40سال سے کم کرکے 35سال کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس طرح موجودہ فیصلہ سے بیروزگاروں کے لئے سرکاری ملازمت کے لئے عمر کی حد میں 5سال کی کمی کردی گئی ہے۔حکومت کے حالیہ فیصلے سے بلوچستان میں بیروزگاروں کی ایک بڑی تعداد متاثر ہوسکتی ہے اوران کے لئے ملازمت کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند ہوجاتے ہیں۔لہذا اسمبلی کی کاروائی روک کراس اہم اور بنیادی مسئلہ پر عام بحث کی جائے۔کچکول صاحب اس کی Admissibility پر مختصر کوئی اورنہیں بولے گا۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ۔</u> جناب والا!اس کی جو پذیرائی کا جہاں تک تعلق ہے یہ درست ہے کہ اس وقت بلوچستان میں ہزاروں لڑکے بیروزگار ہیں ایک گھنٹہ قبل ہم لوگ ڈاکٹر حضرات جو بیروزگار ہیں ان کے سلسلے میں ہم لوگوں نے اس اسمبلی میں Debate کیا جناب!انجینئر بھی اسی طرح ہیں یہ ایک مستقل کنٹیونیشن اس میں ہے اور یہ جو کابینہ میں سر!ہمارے حکمرانوں نے جو فیصلہ حال ہی میں صادر کیا ہے لوگ امید پر زندہ ہیں ان کی کچھ ہمارے نوجوان یہ سوچ رہے تھے کہ ابھی تک پانچ سال ہے شاید کل ہمارے نصیب میں روزگار ہمیں ملے گا ایک تو ہم لوگوں نے انہیں روزگار فراہم کرنے کے لئے سوچا بھی نہیں پہلے جوامید تھی ہم لوگوں نے اس امید کو بھی تہس نہس کردیا ہے اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اگر اس کی Admissibility پر بولا جائے ہم کہتے ہیں کہ یہ بالکل Fresh ہے جناب والا!یہ مسئلہ بالکل حال

ہی میں واقع ہوا ہے اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں حکومت بتا دے اپنی ریزنل دیں کہ کیوں اس نے یہ عمر کم کی ہے جو ہمارے ملازمین ہیں دیکھیں ہم لوگ دوسرے صوبوں سے کمپلیٹ نہیں کر سکتے ہیں اور اسی طرح ہم اپنے لوگوں کو ایک ملازمت بھی نہیں دے سکتے ہیں اور اسی طرح وہ انتظار کر کے کسی طرح اپنے آپ کو تسکین یا تسلی دیتے تھے ہم لوگوں نے ان کی یہ تسلی جو اپنے آپ کو دیتے تھے اس پر بھی ہم لوگوں نے اس پر قدغن لگا دیا جناب والا! میں کہتا ہوں کہ ایک امپارٹنٹ مسئلہ ہے حکومت نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کابینہ کے فیصلہ کی جو ریزننگ ہوتی ہے جناب والا! وہ عوام تک نہیں پہنچے گی اس پر Debate ہوتا کہ ہمارے وہ لوگ جن کے بچے بیروزگار ہیں اور وہ نوجوان جو بیروزگار ہیں یہ ہم لوگ خود اسمبلی کو پتہ چلے کہ یہ فیصلہ کن حالات کے تحت کیا ہے ان کے پیچھے منطق ریزن دلائل کیا تھے جناب! اس میں میں کہتا ہوں کہ یہ ایک امپارٹنٹ مسئلہ ہے اس کو پاس کرنے کے لئے اجازت دی جائے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> مہربانی جی جمالی صاحب!

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)</u> سر! ایک تو آپ نے مہربانی کی ہے کہ محرک نہیں ہے پھر بھی آپ نے ان کو اجازت دے دی چند ایسی چیزیں ہیں جو میں اپنے بھائی سے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں یہ درست ہے کہ پہلے ملازمت حاصل کرنے کے لئے عمر کی حد برائے نئی بھرتی ہونے والوں کے لئے 35 سال اور جو پہلے سے ملازمت میں ہیں ان کے لئے 40 سال تھی جیسے کابینہ کے فیصلے کے مطابق گھٹا کر 30 سال اور 35 سال کر دی گئی ہے اور یہاں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ 5 سال تک کی رعایت دینے کا اختیار بلوچستان پبلک سروس کمیشن اور تمام سیکرٹری صاحبان کو دے دیا گیا ہے لہذا یہ ہے کہ بلوچستان کے بیروزگاروں کے لئے ملازمت کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں سراسر غلط اور حقیقت کے برعکس ہے جناب اسپیکر! ٹیکنیکلی بھی یہ تحریک التوا قابل پذیرائی نہیں ہے۔ رولز کے تحت وہ تو مجھے آپ اجازت دیں تو میں Quote کروں نہ ٹیکنیکلی تو یہ تحریک ایڈمٹ نہیں ہو سکتی اسپیکر صاحب نے اپنے صوابدیدی۔ میں جواب پڑھ رہا ہوں رولز Quote کر رہا ہوں آپ کو جلدی کیا ہے میرے بھائی تھوڑا سا سن لیا کریں اس کی ٹیکنیکلی پر میں آتا ہوں باقی آپ کی جو مرضی ہے جناب! یہ تحریک التوا قابل پذیرائی نہیں ہے کیونکہ کوئی بھی محرک ایسی کوئی تحریک رولز اور پروسیجر کے قاعدہ

72H کے تحت پیش نہیں کرسکتا جسے قانون سازی کے ذریعے حل کیا جاسکتا ہو کیونکہ موجودہ مسئلہ جو محرک نے پیش کیا ہے وہ بلوچستان سول سرونٹ ایکٹ 1974 کی دفعہ 25 کے تحت رولز میں ترمیم کے ذریعے حل کیا جانا مقصود ہے لہذا تحریک التوا کو خلاف ضابطہ قرار دیا جائے اب آپ جو فرمانا چاہیں میں ٹیکنیکلی صرف آپ سے بات کرنا چاہتا تھا باقی اگر آپ سمجھتے ہیں کہ چالیس سال کے بعد کسی کو نوکری ملے گی تو وہ کتنے سال اور چلائے گا اور کمائے گا اور کس دماغ کے ساتھ چلائے گا اس کو کہ وہ صحیح نوکری کرسکیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب! میرے منسٹر صاحب کا یہ کہنا کہ یہ سروس رول کے تحت آیا ہے میں کہتا ہوں کہ جو کابینہ نے Decision دی ہے اگر کابینہ کی Decision، لوگوں کو اندھیرے میں رکھ کر اس پر Discuss نہ کیا جائے کہ یہ فیصلہ کیوں کیا گیا ہے ہم عوامی نمائندے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ عوام نے جو ووٹ کی شکل میں امانت دی ہے یہ اس کے ساتھ خیانت ہوگی ہم اس کو ظاہر کریں کہ یہ ہم نے عوام کی فلاح و بہبود کی خاطر کیا ہے اگر اس سلسلے میں ہے تو پھر یہ عوام ہی کہے گا کہ ہمارے جو حکمران ہیں انہوں نے ہماری فلاح و بہبود کے لئے فیصلہ کیا ہے اگر جناب والا ورلڈ بنک، انٹرنیشنل، مانیٹری فنڈ یا کہ دوسرے، وفاقی حکومت نے Impose کردی ہے میں کہتا ہوں کہ یہ Dishonestly ہوگی اپنے لوگوں کے ساتھ اور یہ کہ۔۔۔۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! جیسے وہ فرما رہے ہیں نہ کوئی فیڈرل گورنمنٹ کی اس میں بات ہے نہ کوئی ورلڈ بنک کی ہے ساری کابینہ نے بیٹھ کر اتفاق رائے سے یہ فیصلہ کیا ہے اب یہ غلط یا صحیح ہے یہ الگ بات ہے آپ کو موقع ملا ہے اس بات کو Exploite کرنے کا بیان کرنے کا آپ اپنے Point of view ہے کابینہ کا فیصلہ ایک طرف ہے آخر وہاں پر بھی انتیس وزراء صاحبان نے بیٹھ کر اس پر سوچ بچار کر کے فیصلہ کیا ہے اور ملازمین کی بہتری کے لئے کیا ہے یا نہی کہ Sense of deprivition دیا جائے یا ان کا نکالا جائے یا اس Condition کا بھی جو مقصد ہے اور یہ اس رول کے تحت آرہی ہے یہ بات میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس میں کوئی Predjudice بات نہیں ہے نہ ہم کسی کو Deprive کرنا چاہتے ہیں نہ ہم کسی سے زیادتی کرنا چاہتے ہیں شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ اوکے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج ٹریژری بنچز سے حافظ حمداللہ صاحب نے جواب دیا تھا کہ 1991 سے پوسٹیں میڈیکل میں Create نہیں کی گئی ہیں تو ایک ڈاکٹر جب وہ میڈیکل سٹوڈنٹ شپ سے جب فارغ ہوجاتا ہے Job کرلیتا ہے اور اگر اس گیارہ بارہ سال میں اس صوبے میں پوسٹیں Create نہیں ہوسکی ہیں تو وہ گیارہ سال والے ڈاکٹر کس بنیاد پر وہ نوکری پر لگ سکیں گے اور یہ جو بات کر رہے ہیں کہ جناب اسپیکر ہمارے صوبے میں بہت بڑی بے روزگاری ہے۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب اب اس پر بات ہو رہی ہے کہ اس کو بحث کے لئے منظور کیا جائے یا نہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! میں اس بنیاد پر کہتا ہوں کہ یہ جو فیصلہ ہے کیبنٹ کا یہ معروضی حالات کو مدنظر رکھ کر نہیں کیا گیا ہے میں پھر یہ کہتا ہوں جیسا کہ کچکول صاحب نے کہا ہے کہ Dictate کیا گیا ہے اپنے صوبے کے لئے جوانہوں نے نیا فیصلہ کیا ہے یہ ہمارے مفاد میں نہیں ہے خود سے کہہ رہے ہیں ابھی آپ ان کا جواب سن لیں کہ 1991 سے پوسٹیں میڈیکل کی Create نہیں کی گئی ہیں جب آپ تیرہ سال سے پوسٹیں Create نہیں کرتے ہیں تو ڈاکٹر کہاں جائیں گے اس طرح آپ کے دوسرے تیسرے محکمے ہیں ہائر کوالیفیکشن کے بعد بھی اگر اس طرح کا سلوک ہوتا ہے تو جناب اسپیکر! یہ لوگ محروم ہوجائیں گے پتہ نہیں کس کس کے پاس جائیں گے کس سے یہ عمر Relax کرائیں گے تو میں اس بنیاد پر یہ کہہ رہا تھا کہ اس فیصلے پر نظر ثانی ہو اور یہ تحریک التوا منظور ہو اور اس پر بحث کی جائے اور اس پر جلد ایک مکمل رپورٹ آجائے۔

جناب اسپیکر۔ اب دو باتیں ہیں یا میں رائے شماری کراہوں یا اپنی رولنگ دوں میں رولنگ دونگا اور رائے شماری میں آپ ہار جاؤ گے۔نہیں کچکول صاحب۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب! اگر آپ کے حالات انصاف کے مطابق صوبے کے عوام کے مطابق ہو تو ہمارے سر آنکھوں پر۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! پہلے تو اس تحریک کو پیش ہونا ہی نہیں چاہئے تھا

اصولی طور پر جب آپ حق کی بات کرتے ہیں تو رولز کی بات کرتے ہیں اس کو پیش نہیں ہونا چاہئے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے بہت سے ساتھی آج غیر حاضر ہیں کہ واقعات کی وجہ سے یا حج کی وجہ سے۔حج کی بھی ایسے موقع پر ہے۔

جناب اسپیکر۔ اوکے۔اب رولز پر فیصلہ ہوگا۔

رولنگ

جناب اسپیکر۔ تحریک میں مذکورہ فیصلہ کابینہ کا ہے چونکہ کابینہ کے فیصلہ کی توثیق اسمبلی کرتی ہے یہ مسئلہ قبل از وقت ہونے کی بنیاد پر زیر غور نہیں لایا جاسکتا۔لہذا تحریک خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سید ممتاز حسین شاہ صاحب اپنی تحریک التوا نمبر 77 پیش کریں۔

سید ممتاز حسین شاہ۔ میں اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں تحریک یہ ہے کہ میں اس معزز ایوان کی توجہ سوئی میں ایک معصوم نوجوان پر سرکاری اہلکاروں اور ڈی ایس جی کی طرف سے تشدد پر مبذول کرانا چاہتا ہوں سردیوں میں جنوری 2004 کو سوئی میں گیٹ نمبر 2 پر ایک طالب علم کو ڈی ایس جی کے اہلکاروں نے بعض عورتوں سے کچھ معلومات معلوم کرنے کے لئے اپنی زبان میں کیا گیا مگر جب نوجوان نے ڈی ایس جی والوں کو عورتوں کے جواب سے مطلع کیا تو مشتعل ہو کر الٹا نوجوان کو ظالمانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا پھر سے پاسبان سینٹر لے جا کر مزید تشدد کر کے ہراساں کیا گیا۔دس تاریخ کو مذکورہ نوجوان اپنے سکول کے ساتھیوں سمیت میجر پی پی ایل کی طرف اپنے تشدد کے خلاف شکایت کرنے گیا مگر افسوس ان کی جائز شکایت پر Action لینے کی بجائے میجر ریٹائرڈ مرجان پی پی ایل سیکورٹی آفیسر نے انہیں دفتر میں بیٹھنے کے بعد اور ڈی ایس جی اور ایف سی کی نفری طلب کر کے ان پر مزید تشدد کیا گیا پھر پندرہ تاریخ کو علاقے کے نوجوانوں کے شدید احتجاج کے بعد مظلوم عوام کی آنکھوں میں دھول دھونکنے کی خاطر ڈی ایس جی کے خلاف ایف آئی آر درج کیا گیا میں اس کا احتجاج کرتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ معزز ایوان اس واقعہ کا نوٹس لیں اور حکومت وقت سے ذمہ دار اہلکاروں سے پوچھتا ہوں کہ اس غیر انسانی غیر قانونی کارروائی پر کیا قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم بنیادی مسئلے پر اہم بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ معزز ایوان کی توجہ سوئی میں ایک معصوم نوجوان پر سرکاری اہلکاروں اور ڈی ایس جی کی طرف سے تشدد پر مبذول کرانا چاہتا ہوں سردیوں میں جنوری 2004 کو سوئی میں گیٹ نمبر 2 پر ایک طالب علم کو ڈی ایس جی کے اہلکاروں نے بعض عورتوں سے کچھ معلومات معلوم کرنے کے لئے اپنی زبان میں کیا گیا مگر جب نوجوان نے ڈی ایس جی والوں کو عورتوں کے جواب سے مطلع کیا تو مشتعل ہو کر الٹا نوجوان کو ظالمانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا پھر سے پاسبان سینٹر لے جا کر مزید تشدد کر کے ہراساں کیا گیا۔ دس تاریخ کو مذکورہ نوجوان اپنے سکول کے ساتھیوں سمیت میجر پی پی ایل کی طرف اپنے تشدد کے خلاف شکایت کرنے گیا مگر افسوس ان کی جائز شکایت پر Action لینے کی بجائے میجر ریٹائرڈ مرجان پی پی ایل سیکورٹی آفیسر نے انہیں دفتر میں بیٹھنے کے بعد اور ڈی ایس جی اور ایف سی کی نفری طلب کر کے ان پر مزید تشدد کیا گیا پھر پندرہ تاریخ کو علاقے کے نوجوانوں کے شدید احتجاج کے بعد مظلوم عوام کی آنکھوں میں دھول دھونکنے کی خاطر رڈی ایس جی کے خلاف ایف آئی آر درج کیا گیا میں اس کا احتجاج کرتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ معزز ایوان اس واقعہ کا نوٹس لیں اور حکومت وقت سے ذمہ دار اہلکاروں سے پوچھتا ہوں کہ اس غیر انسانی غیر قانونی کارروائی پر کیا قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم بنیادی مسئلے پر اہم بحث کی جائے۔ جی شاہ صاحب آپ اسکی Admissibility پر کچھ بولنا چاہتے ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ (لیڈر آف اپوزیشن) جناب اسپیکر! بات یہ ہے کہ۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب تحریک تو شاہ صاحب نے پیش کی۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! کوئی بھی بندہ اس کی Admissibility پر بول سکتا ہے۔

شاہ زمان رند۔ جناب اسپیکر! یہ جب منظور ہو تو اپوزیشن لیڈر صاحب بول سکتے ہیں ابھی تک منظور نہیں ہو چکا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ اگر صرف Admissibility پر Mover کو یہ اختیارات ہیں اگر اسمبلی کا کوئی ممبر ہے وہ ٹھیک ہے ہم دیکھ لیں کہ اسکی Admissibility پر صرف Mover بولے گا اس پر سر! ہر وقت کوئی بھی بندہ بول سکتا ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) نہیں ایسا نہیں ہے جو محرک ہے تحریک کا اوّل اس کا حق بنتا ہے بولنے کا اسکے علاوہ اگر اسپیکر صاحب کسی کو اجازت دیں وہ بول سکتا ہے Admissibility کے بعد جب ڈبیٹ اوپن ہوجائے ہاؤس کے لیے پھر آپ کا پورا حق بنتا ہے اگر آپ اپنی تحریک پر نہیں بول سکتے تو ایسی تحریکیں نہ لائیں ایوان میں جس پر آپ بول نہ سکیں اگر انکے ساتھ آپ کا اسم شریف بھی ہوتا تو پھر آپ کا بالکل Right بنتا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب والا! وہاں ایک Responsibility ایک منسٹر کی ہوگی وہ نہیں ہوگا آپ اسکا کہیں کہ آپ اسکے جواب دیں یہ Problem بلوچستان کا ہے اس کو کوئی بھی ممبر چاہے وہ حکومت کی بنچ ہو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس کی Admissibility یہ نہیں ہے سر! ابھی ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہر ایک مسئلے پر تو آپ لوگ یہاں بولنے نہیں دیتے ہیں وہاں ہمیں اتنی صلاحیت نہیں کہ وہاں جو جرنیل ہے یا وہاں فوجی ہے وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں سر! آپ لوگ انہیں قابو نہیں کر سکتے جناب! ہمیں قانونی بولنے کا حق ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! جو محرک ہے جب اسپیکر صاحب ان کو فلور دیتے ہیں کہ آپ بات کریں تو اسکا فرض ہے کہ وہ بات کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جمالی صاحب! قانون اسی طرح رہا ہے آپ پہلے سنیٹر رہے ہیں اور یہ صوبائی اسمبلی میں آپ کی پہلی بار ہے یہاں ہم لوگوں کی یہی روایات ہیں۔

شاہ زمان رند۔ جناب اسپیکر! یہ تحریک التوا ہے اپوزیشن لیڈر تحریک التوا میں اور قرارداد میں فرق نہیں کر رہا ہے وہ یہی کہہ رہے ہیں کہ اگر بحث کے لیے منظور ہو جاتا ہے تو سب لوگوں کو بولنے دیا جائیگا بشمول اپوزیشن اس سے پہلے قرارداد ہوتی تو اپوزیشن لیڈر بھی بول سکتے تھے اور یہ تحریک ہے جو کہ ابھی تک بحث کے لیے منظور نہیں ہوئی ہے جس ممبر نے تحریک التوا لائی ہے وہ خود موجود ہے اگر وہ غیر حاضر ہوتے تو بھی ایک بات تھی۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب میں بتاتا ہوں جو بحث کے لیے منظور نہ ہو۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسکی Admissibility پر ہر کوئی بول سکتا ہے اس میں کوئی قباعت ہی

نہیں۔

جناب اسپیکر۔ اس مسئلہ کو بعد میں صحیح کریں گے لیکن اس پر ابھی ایک بولے جو بھی بولنا چاہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب والا! آپ ہمیں یہ بتائیں کہ وہ کس رول کے تحت بول نہیں سکتا۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر صاحب! یہاں جو وفاقی اداروں کا ظلم، جبر، اور زیادتیاں ہیں روز بروز اس اسمبلی میں آتی جارہی ہیں نہ یہاں ہمارے وزراء، ایم پی اے اور نہ ہمارے شہری محفوظ ہیں اگر آپ اس تحریک التوا کی باڈی کو دیکھ لیں یہاں عورتوں کا بھی ذکر ہے جناب والا! آج میں چیف سیکرٹری کے پاس گیا ہوں کہ جناب! پہلے جو یہاں حکومت ذوالفقار مگسی کی حکومت ہوتی تھی تو یہ ہوا کرتا تھا منسٹر انٹریئر کو بلا لیتا تھا سیکرٹری انٹریئر کو بلا لیتا تھا یہاں ڈیبیٹ ہوتے تھے اور انہیں پتہ چلتا کہ یہاں کے لوگوں کے ساتھ ظلم ہورہا ہے چیف سیکرٹری صاحب نے مجھے کہا تھا کہ ہم لوگ اس سلسلے میں کچھ کررہے ہیں لیکن جناب! اس کے علاوہ یہاں جتنے فیڈرل گورنمنٹ کے ادارے ہیں میں کہتا ہوں کہ وہ نہ صوبائی قوانین کا احترام کررہے ہیں اور نہ صوبہ کے لوگوں کا۔ انہوں نے بلوچستان کو ایک کالونی سمجھا ہوا ہے کیونکہ جتنے ملازمین کا وہ ہے بدقسمتی کہیں اس کو اور بلوچستان سے اس کا تعلق نہیں ہے ان کا تو رویہ یہ ہے کہ ہم اپنی تنخواہ بھی لے لیتے ہیں اور ان کا جو رویہ ہے ہمارے لوگوں کے ساتھ جناب اسپیکر! اس پر ہم لوگ کس طرح کنٹرول کریں ان کی کس طرح حوصلہ شکنی کی جائے یہ ذمہ داری اپوزیشن کی نہیں ہے اپوزیشن نے اس مسئلے کو اسمبلی میں لایا ہے یہ ذمہ داری مال، جان اور عزت اس وقت یہ حکمرانوں کی ہے لوگوں کے مال جان اور عزت کا احترام کریں ہمارے یہاں مذہبی حضرات بھی بیٹھے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے یہ کہا تھا کہ اگر کوئی کتا مر جائے تو اسکا ذمہ دار میں ہوں یہاں ہمارے خواتین کو پوچھ لیتے ہے آپ کے فوجی یہ ایک بلوچ اور پشتون کلچر ہے ایک عورت کو یہاں اسکے کزن کے علاوہ کوئی آدمی پوچھے تو یہاں قتل وغارت ہوں اس لڑکے نے کہا کہ آپ استفسار کررہے ہیں عورتوں کے خاطر جب یہ کیا اس کو مارا پھر اس کو قید کیا پھر وہ ان کو مذید فوجی نوجوانوں نے ڈھنڈا دی تو جناب والا! میں کہتا ہوں کہ اس سلسلے میں آئی جی ایف سی سے پوچھ لیں ہمارے حکمران پوچھ لیں کہ آپ لوگوں سے ہم لوگ تنگ ہیں چمن میں مکران میں آپ لوگوں کا ظلم و جبر اور لسبیلہ میں آپ لوگوں کا کوسٹ کارڈ بنادیا ہے وہاں میرے خیال میں

اگر کوئی شریف خاتون کراچی علاج کے لیے جارہی ہیں اسکو ذلیل کررہے ہیں میں کہتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں کا یہی رویہ رہا فیڈرل گورنمنٹ اوراسکی ایجنسی ہمیں تو مانتے نہیں ہیں پھر جن لوگوں نے ہمیں ووٹ دے کراس اسمبلی تک لائے ہیں۔ہم لوگوں نے انہیں کہہ دیا تھا کہ آپ لوگوں کو روزگار دیں گے مہنگائی ختم کریں گے تو جب ہم لوگوں نے انہیں روزگار ہی نہیں دیا ہے نہ مہنگائی ختم کی ہے ہم لوگوں نے انہیں چوروں سے بچایا ہے۔روزانہ یہاں ڈکیتیاں ہورہی ہیں اور ہم لوگ نالائق ہیں ان مسئلوں کو نہیں اٹھا رہے ہیں ہر روز یہاں بم بلاسٹ ہورہے ہیں ہم بولتے ہیں تو یہاں مولانا صاحب کہتے ہیں کہ کچکول آپ زور سے بولتے ہیں آپ آہستہ آستہ بولیں۔ بھائی! آپ لوگوں نے اس سلسلے میں کوئی ایکشن لیا ہے۔وہاں آپ کا مکران سکاؤٹ ہو یا جو بھی کوئی فیڈرل ایجنسی ہو وہ لوگوں کی تذلیل کررہی ہے جناب والا! بات یہ ہے کہ ہم لوگ اس صوبے کے غریب لوگ ہیں ہم لوگ ان سے لڑ نہیں سکتے ہیں ہماری پراونشل گورنمنٹ ہماری سنتی ہی نہیں ہے ورنہ یہ جو ہمارے ساتھ ذلالت کررہے ہیں یہ جو ہمیں بے عزت کررہے ہیں اس پر اگر ہمارا ایمان ہوتا تو ہم کہتے مارشل لاء لگا دیں اور اس جمہوریت کا خدا حافظ۔اس حکمرانی سے تو ہم بیزار ہیں ہم معاملوں کو اسمبلی میں لاتے ہیں اور واجہ آپ کہتے ہیں کہ آپ نے تو فلاں رول کو Violate کیا ہے۔ بھائی رول کو بھاڑ میں جانے دو۔ان سب کا یہ پروسیجر لاء ہے کہ جہاں انصاف ہوگا وہاں Executive law کی کو اہمیت نہیں ہے۔ جناب! وہاں آپ کے شہریوں کی تذلیل ہورہی ہے اور لڑکوں کو باندھ کر اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان کے ساتھ دوسری بے عزتی کا کام کرلیں وہ بول نہیں سکتا ہے ہمارے لئے جناب! کیا رہ گیا ہے۔آپ کے مولوی صاحب نے اس اسمبلی میں کہا تھا کہ انہوں نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔ میں نے کہا تھا کل میں اس بس میں سوار تھا اس غریب ہوٹل والے نے کہا تھا کہ آپ نے ہوٹل میں ہمارے کھانے تو کھائے ہیں آپ آجائیں ہمارا پیسہ تو دیں وہاں ایک کیپٹن ہے صوبیدار ہے جو چرس پیتا ہے۔آخر میں اس نے انہیں اتنا ذلیل اور بے عزت کردیا کہ آپ ہم سے پیسے مانگتے ہیں جناب والا! میں کہتا ہوں کہ میں اگر وہاں بول دیتا تو میں وہاں بے عزت ہو جاتا۔اور میں اس اسمبلی میں یہ دوسری بار ہے یہاں بول رہا ہوں ہر ایک آدمی کا ان سے واسطہ پڑا ہے اور پڑ رہا ہے اور یہ نہیں کہ صرف ہم لوگ ہیں لسبیلہ اور اوتھل میں کیا کررہے ہیں اوتھل کے لوگ جب

کراچی جائیں گے۔ جو بسوں میں جاتے ہیں وہ ہماری خواتین کو کہتے ہیں کہ نیچے اتریں۔ یہاں سے جب آپ جائیں مکران سر! ہم یہ کہتے ہیں کہ یہاں سمگلنگ کو بند کر دیتے تو ٹھیک ہے ہمارے اپنے آدمی کہتے ہیں کہ ہر ایک میجر دس ہزار روپے ریٹ لیتا ہے ایک بسیمہ میں ہے ایک پنجگور میں ہے ایک وہاں بارڈر پر ہے ہر ایک کا ریٹ ہے لیکن وہاں ہمارے لوگوں کو اتنا ذلیل کرنا اور جوان کا رویہ ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! ہمارے معزز ساتھی جو الزام لگا رہے ہیں کہ ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو لے آئیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب! بھروسہ ہے بڑی بات ہے آپ بھروسہ کریں۔ میں ایک ذمہ دار آدمی بول رہا ہوں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) میں آپ کو ایک رول Quote کر دوں اور بھلی آپ نے ان کو میدان دیا ہوا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب یہ حالات آپ کے صوبے میں ہو رہے ہیں ان حالات کے تحت ہمارے لوگ خودکشی کر رہے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ اگر کسی کو پتہ نہ ہو اس صوبے میں تو ان کی معلومات کریں۔ تھانے یہاں بکتے ہیں اور چمن بارڈر کی ساری چین بکتی ہے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال) بھائی! آپ حوالہ دیں کہ کونسی تاریخ کو کونسی چین بک گئی ہے اس کا ثبوت ہونا چاہئے آپ ایسے کہہ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب اسپیکر۔ نسیم صاحب آپ بیٹھیں بغیر اجازت کے بات نہ کریں۔ جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! میں اس میں گزارش کروں گا کہ آج جو انہوں نے تحریک پیش کی ہے اس واقعہ کی ہم تحقیقات کراتے ہیں جی ایک آدھ دن ہمیں دیا جائے مطلب اگلے اجلاس میں تفصیل پیش کریں گے اور جو بھی حقیقت ہوگی وہ ایوان کے سامنے پیش کریں گے اور اگر ان

لوگوں نے زیادتی کی ہے جو کچھ ہے جیسے وہ فرمارہے ہیں کیونکہ وہ ادارہ ہمارے نیچے نہیں ہے بلکہ اوپر آتا ہے کنسرنڈ اتھارٹی اس کی اور ہیں ان کی ہم تحقیق بالکل کرائیں گے تاکہ ان کا ہر لحاظ سے ازالہ ہو سکے اور ایسی کافی چیزیں ہیں اور اس دن بھی قائد ایوان نے یہ کہا تھا کہ ہم آئی جی ایف سی کے ساتھ بیٹھیں گے بات کریں گے انٹیریئر منسٹر کے ساتھ بات کریں گے۔قدرتی ہر وقت ایسا ہوتا ہے شاید ٹائم نہیں ملتا ہے یا میٹنگ نہیں ہو سکتی ہے اس میں قائد حزب اختلاف کے ممبران کو یہ کہا ہے کہ ہم آپ کو بٹھا کر خاص کر ایف سی والا مسئلہ رینجر والا اور جتنے بھی ہے ہیں ان کو ہم حل کرنے کی کوشش کریں گے تو ان الفاظ کے ساتھ اپنے معزز محرک کو کہوں گا کہ اس پر زور نہ دیں ہمیں تحقیق کر لینے دیں اگر وہ قصوروار نکلتے ہیں تو آگے پھر آپ اس پر ضرور بحث کریں اس وقت میں آپ سے یہ مہلت مانگتا ہوں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u>جی حافظ صاحب!

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u>جناب! ہم یہاں موجود ہیں اور آپ کی آفیشل گیلری میں کوئی بھی موجود نہیں ہے کسی بھی محکمے کا سیکریٹری موجود نہیں ہے میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور کہنا یہ چاہتا ہوں آپ ان کو پابند کریں ادور باقاعدگی سے آیا کریں بیٹھیں رہیں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u>اوکے۔

<u>حافظ حمداللہ (وزیر صحت)</u> جناب اسپیکر! جو تحریک التوا ہمارے ممبر موصوف سید ممتاز حسین شاہ نے پیش کی ہے ہر ایک آدمی کی ایک عزت ہوتی ہے ایک وقار ہوتا ہے وہ خواہ مرد ہو یا خاتون۔ایف سی نے جوان سے کیا ہے اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہمارے ٹریژری بنچوں پر بیٹھے ہوئے ساتھی اس کی حمایت کریں اس کا مطلب یہ نہیں ہے اسی اسمبلی سے ایسی حرکات کے حوالے سے ایک قرارداد بھی پاس ہوئی اور ہم ایسے ظالمانہ کارروائیوں کی حمایت کرتے ہیں نہ ہم نے کیا ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ اس مسئلے کو آپ Takeup کر سکتے ہیں اپنے لیول پر کر سکتے ہیں آئی جی صاحب سے جس کے ساتھ اس کا تعلق ہو کس کے ساتھ لیکن ایک بات میں اپوزیشن بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ جب آپ بولتے ہیں تو اسے مسئلے پر بولیں جو مسئلہ آپ کو درپیش ہے مثال کے طور پر ایف سی کے حوالے سے لیکن اس ضمن میں یہ طعنہ دینا کہ ممبران حضرات کی طرف سے کہ آپ فوجیوں کے لوگ ہیں جرنیلوں کے لوگ ہیں ایجنسیوں

کے لوگ ہیں آپ ان کے تحفظ کے لئے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں مطلب وہ پالیسی پر بات کرتے۔ایک پوری جماعت کو وہ یہاں Condemn کرتے ہیں۔ میں اس کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری ایک تاریخ مقرر کریں میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ ہماری ایک سیاسی تاریخ ہے میں بھی اپنی تاریخ اس ایوان کے سامنے رکھوں گا اپنی پارٹی اور سیاسی تاریخ کے حوالے سے اور وہ بھی اپنی تاریخ سامنے رکھے پھر یہ ایوان فیصلہ کرے کہ کس کی تاریخ روشن ہے۔

(مداخلت)

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب! ہم نے یہاں ایک پوائنٹ اٹھایا ہے اور آپ نے جو گناہ کیا آپ لوگ انہیں یہاں پیش نہ کریں جو مسئلہ ہم نے اٹھایا ہے گورنمنٹ کا ہے کسی پارٹی کا نہیں ہے۔ہم نے کہا یہ حکومت کی ذمہ داری ہے یہاں لوگوں کے ساتھ جو زیادتیاں ہورہی ہیں یہ اس کی مقدس ذمہ داری میں ہے ایسا نہیں ہے کہ آپ ہمیں کہیں کہ آپ لوگوں کی تاریخ اندھیری ہے اور ہماری روشن ہے ہم لوگوں نے نہ آپ پر الزام لگا دیا ہے اور نہ ہم نے آپ لوگوں کو کہا ہے اگر آپ کو شک ہے تو ٹھیک ہے ہم نے کب کہا ہے کہ آپ جرنیلوں کے آدمی ہیں۔اگر ایسا بولا ہے تو جناب! آپ نے سنا ہوگا ہم نے صرف یہ کہا ہے کہ ہمارے ساتھ جو یہ فیڈرل ایجنسیاں زیادتیاں کررہی ہیں اس کو دیکھیں۔

مولانا حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات) جناب! اسی فلور پر بہت کچھ کہا گیا ہے میں نے آج تحریک استحقاق جمع کی ہے آپ اس سے انکار نہیں کرسکتے ہیں کہ کس نے الزام لگا یا ہے۔

جناب اسپیکر۔ جب تحریک استحقاق آئیگی اس وقت حافظ صاحب بات کریں آپ مہربانی کرکے ابھی چھوڑیں مہربانی ہوگی۔حکومت کی طرف سے یقین دہانی آ گئی ہے آپ اس پر زور نہ دیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ اگر انہوں نے ہمارے ساتھ اسمبلی کو ٹھیک نہیں چلایا تو ہم جتنی نشنلسٹ پارٹی ہیں Street میں آئیں گے۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر۔ آپ لوگ بیٹھیں۔نسیم صاحب آپ بیٹھیں۔

(ایوان میں شور)

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر) جناب! میں آپ کے ذریعے اپوزیشن اور تمام لیڈران سے گزارش کرتا

ہوں کہ وزیر قانون نے حکومت کی طرف سے کرائی ہے ایک دو دن میں انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ اس اسمبلی کے رواں اجلاس میں پیش کر دیں گے تو اتنا ان کو موقع دیں میری آپ کے توسط سے ان سے گزارش ہے کہ کچکول صاحب ! ایک دو دن آپ تحمل کریں اگر نہیں ہوا تو یہ اسمبلی ہے اور ہم سب یہاں ہیں پھر بولنے کیلئے کسی کو نہیں روکیں گے میری آپ سے گزارش ہے کہ وزیر صاحب کی یقین دہانی پر زور نہ دیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب والا ! اگر وزیر صاحب سنجیدگی سے دیکھیں تو اہم معاملہ ہے۔

جناب اسپیکر۔ یہ تو انہوں نے کہہ دیا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ پرسوں اسمبلی ہے یہ پرسوں ہمیں بتادیں۔خود ہی جائیں ہوم سیکرٹری اس کو کہیں ،چیف سیکرٹری دیکھیں کہ کیا وجہ ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) ایک دو دن مجھے دے دیں۔اس کی تحقیقات کر کے بتادیں گے، میں خود ہی حکومت کی طرف سے رپورٹ اس اسمبلی میں پیش کردوں گا۔

جناب اسپیکر۔ اوکے (رولنگ)

حکومت کی یقین دہانی کے بعد تحریک نمٹائی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر۔ مولانا شرودی صاحب، رحیم زیارتوال صاحب اور نسیم تریالئی صاحب کے تمام الفاظ جو انہوں نے کہے ہیں کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ (مائیک بند ہونے کی وجہ سے اور اسپیکر صاحب کے حکم سے مذکورہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے گئے) xxxxxxxxxxxxx

جناب اسپیکر۔ سید ممتاز حسین شاہ اپنی تحریک التوا نمبر 78 پیش کریں۔

سید ممتاز حسین شاہ۔ میں اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں۔تحریک یہ ہے کہ میں اس معزز ایوان کے توسط سے ڈیرہ بگٹی میں ایک نوجوان کی شہادت پر حکومت وقت کی توجہ اس نوٹس کے ذریعے دلانا چاہتا ہوں کہ 2 رجنوری 2004 کو اپنی موٹر سائیکل پر اپنے گھر کی طرف جارہا تھا کہ ڈیرہ بگٹی سے چار یا پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ایف سی کی دو

بحکم جناب اسپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے xxxxxxxxxxxxxxxxx

گاڑیوں نے تعاقب کر کے بغیر وارننگ اس پر فائرنگ کر کے اس کو شہید کر دیا اور لاش نزدیکی ہسپتال میں لے جانے کی بجائے اسے اپنے قلعہ سوئی لے گئے اور پھر ڈیرہ بگٹی کے ڈی سی او کو اطلاع دیکر ڈی ای او کے حوالے کی گئی۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم بنیادی مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔ میں اس معزز ایوان کے توسط سے ڈیرہ بگٹی میں ایک نوجوان کی شہادت پر حکومت وقت کی توجہ اس نوٹس کے ذریعے دلانا چاہتا ہوں کہ 2 / جنوری 2004 کو اپنی موٹر سائیکل پر اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا کہ ڈیرہ بگٹی سے چار یا پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ایف سی کی دو گاڑیوں نے تعاقب کر کے بغیر وارننگ اس پر فائرنگ کر کے اس کو شہید کر دیا اور لاش نزدیکی ہسپتال میں لے جانے کی بجائے اسے اپنے قلعہ سوئی لے گئے اور پھر ڈیرہ بگٹی کے ڈی سی او کو اطلاع دیکر ڈی ای او کے حوالے کی گئی۔

سید ممتاز حسین شاہ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ کچکول صاحب اس پر کچھ بولیں گے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب والا! یہ دونوں تحریکیں ایک ہی محرک کی ہیں اور دونوں ایک ہی نوعیت اور ایک ہی علاقے کی ہیں تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ جیسے میں نے پہلے کہا تھا کہ ہم اس کے Facts معلوم کریں گے (Facts and findings) اس کی بھی اسی لحاظ سے کارروائی کریں۔

جناب اسپیکر۔ او کے۔ اس پر رولنگ میں نے پہلے ہی دے دی ہے۔ عبدالرحیم زیارتوال، کچکول علی ایڈووکیٹ، اختر حسین لانگو، محمد نسیم تریالئی اور سردار محمد اعظم صاحب میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ تحریک التوا نمبر 79 پیش کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میں صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ کل کے اخبارات میں ایک مرتبہ پھر پٹرولیم کی مصنوعات میں اضافہ کر دیا گیا ہے چونکہ پٹرولیم مصنوعات میں اضافہ تمام اشیائے ضرورت پر اثر انداز ہوتا ہے، ملک میں ہوشربا مہنگائی نے پہلے ہی عوام کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے اور حالیہ مہنگائی اس میں مزید اضافے کا سبب بن گئی ہے۔ اور عوام کو پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک

کراس اہم اور بنیادی مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ کل کے اخبارات میں ایک مرتبہ پھر پٹرولیم کی مصنوعات میں اضافہ کر دیا گیا ہے چونکہ پٹرولیم مصنوعات میں اضافہ تمام اشیائے ضرورت پر اثر انداز ہوتا ہے، ملک میں ہوشربا مہنگائی نے پہلے ہی عوام کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے اور حالیہ مہنگائی اس میں مزید اضافے کا سبب بن گئی ہے۔ اور عوام کو پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور بنیادی مسئلہ پر بحث کی جائے۔ آپ اسکی Admissibility کچھ بولیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! میں آپ کے سامنے یہ بات رکھ رہا ہوں وہ فارسی میں کہتے ہیں کہ (مزاج شاہانہ تاب سخن نہ دارد) مسئلہ جناب اسپیکر! یہ ہے کہ اس وقت تیل کی قیمتوں میں جو اضافہ کیا گیا ہے بہت ہے اور کہتے ہیں یہ جو اضافہ ہوا ہے اس سے مہنگائی بڑھے گی اور عام زندگی سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

حافظ حمداللہ (وزیر صحت) جناب! میں آپ کے توسط سے رحیم زیارتوال سے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں اگر وہ Mind نہ کریں، رحیم زیارتوال صاحب کہتے ہیں کہ (مزاج شاہانہ تاب سخن نہ دارد) آپ ہمیں فارسی بول کر سناتے ہیں ہمارے سامنے تو قرآن شریف کا ارشاد ہے۔ ترجمہ۔ آپ باتوں کو غور سے سنیں جو اچھا ہو اسے ذہن میں رکھ لیں امانت کے طور پر پھر اس کو Implement کریں یہ تو تو ہمارے لئے ارشاد گرامی ہے اور ہمارے لئے حکم ہے لیکن آپ ہمیں فارسی کی مثال دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ او کے O K

(مداخلت)

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! یہ جو مسئلہ ہے اس وقت پٹرولیم کی قیمتوں کے حوالے سے یہاں پیش ہے اور ملک میں مجموعی مہنگائی کے حوالے سے ہے اور صوبے میں مہنگائی اور بے روزگاری کے حوالے سے ہے واقعی اس مسئلے میں مہنگائی نے کمر توڑ کر رکھ دی ہے، اور بہت بڑی مہنگائی اور بے روزگاری ہے جو اس وقت صوبے میں ہے اور اس صورت حال میں جناب! ہمارے کچھ دوست کہتے ہیں کہ جنرل صاحب کے اقتدار سنبھالنے کے بعد ملک کی معیشت کو استحکام ملا ہے اور جس وقت انہوں

نے اقتدار سنبھالا اس وقت ڈیزل کی قیمت دس روپے نوے پیسے تھی اور اس وقت تئیس روپے بیانوے پیسے یعنی چوبیس روپے ڈیزل ہے میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اقتدار سنبھالتے وقت جرنیل صاحب نے کہا تھا کہ ہم سے پہلے جو حکمران تھے وہ کرپشن کرتے تھے ان کی وجہ سے ملک کے عوام کو مہنگائی اور بے روزگاری کے تحفے ملے تھے ان کو میں نے بھگا دیا ہے اب جو ہے میں اس ملک کے عوام کو روزگار بھی دونگا اور اشیائے ضرورت کی جو چیزیں ہیں وہ سستی ہونگی اس دن سے آج تک جن جن تاریخوں کو قیمتیں بڑھائی گئی ہیں اگر میں ان کو گن لوں بارہ اکتوبر 1999 کے بعد آج تک ساٹھ مرتبہ۔ پٹرولیم کی قیمتیں اس ملک میں بڑھی ہیں۔ اور آگے سے کہا جا رہا ہے کہ انہوں نے معیشت کو سنبھالا ہے پشتو مثال۔ قندھار ائیر پورٹ نئی بنی تھی پہلی مرتبہ ایک آدمی جو جہاز میں جا رہا تھا اس کو کوئی پتہ نہیں تھا وہ جہاز میں آکر بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ یہ جہاز نہیں اڑ سکتا تو لوگوں نے کہا اڑ سکتا ہے اس نے کہا قطعاً نہیں، کیسے اڑ سکتا ہے جب جہاز ائیر پورٹ سے روانہ ہوا اور آہستہ آہستہ سپیڈ پکڑتا گیا آخر اس نے کہا کہ اتنی سپیڈ مجھے دے دو میں بھی اڑ جاؤں گا۔

اتنی مہنگائی اگر میں مسلط کروں تو معیشت کو استحکام آئے گی۔ پچھلے دنوں جنگ اخبار کا اداریہ ہے سب نے پڑھا ہوگا اس نے اپنے اداریے میں لکھا ہے کہ سعودی عرب کی حکومت پہلے ہمیں مفت میں پٹرول اور ڈیزل فراہم کرتی تھی اس کے پیسے کہاں جا رہے تھے اس کے حساب کتاب اور دوسری بات جناب! یہ جو قیمتیں آئل کمپنی بڑھاتی ہے کمیٹی ۔۔۔۔(مداخلت) جناب اسپیکر! یہ جو قیمتیں بڑھنے اور مہنگائی کا جہاں تک تعلق ہے ہم پر عوام پر صوبے پر یہ بہت بڑا اثر ہے بہت بڑی بے روزگاری ہے ہم روزگار تو نہیں دے سکتے ہیں روز بروز مہنگائی ہے۔ (آوازیں) جناب اسپیکر! یہ آپ بتا دیں کہ اسمبلی سے اس بارے میں ایک قرارداد بھی پاس ہوئی تھی بالکل ہوئی تھی۔ باقاعدہ آپ نے وفاق کو بھجوائی اور اس کی کاپی بھی ہمیں ملی اس کے باوجود یہ کروا رہے ہیں اور مسلسل قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)</u> جب ایک دفعہ اس ایوان سے قرارداد پاس ہو چکی ہے تو دوبارہ کیوں لائے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> یہ میں پوچھ رہا ہوں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ یہ قرارداد نہیں ہے تحریک التوا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! یہ بات نہیں کہ قرارداد پاس ہوئی اس پر مزید Debate نہیں ہو گا یہ Fresh ایک مسئلہ ہوا ہے کہ پٹرولیم کی قیمتیں انہوں نے بڑھادی ہیں اگر وہی پرانے Incident ہوتے ہم اٹھا لیتے تو (مداخلت) اس وقت ہمارا بھائی کہہ رہا ہے کہ ساٹھ دفعہ قیمتیں بڑھ چکی ہیں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں فیڈرل گورنمنٹ نے اپنے بجٹ میں کہا تھا کہ میں کوئی منی بجٹ نہیں لاؤں گا ہماری جو معیشت ہے ہم کہتے ہیں یہ ورلڈ بنک اور انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ کے ہاتھ میں ہے وہ Condition رکھ کر یہاں جو اشیائے صرف ہیں وہ بڑھا دیتے ہیں یہ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے لیکن ان کے پاس جو ہے ہم اس کو مزید کہنا نہیں چاہتے ہیں لیکن یہاں جس طرح سے یہ قیمتیں بڑھ رہی ہیں، بے روزگاری اپنی انتہا کو ہے ہم یہ کہیں کہ وہ اپنے فیصلے پر نہیں ٹھہرتے ہیں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر) جناب! یہ جو پٹرولیم کمپنیز ہیں بجٹ سے تو خیر اس کا کوئی تعلق نہیں جیسے کچکول صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ منی بجٹ ہے یہ گورنمنٹ نے Deregulate کیا ہوا ہے اکثر ایسا بھی ہوا ہے تین تین چار چار روپے فی لیٹر قیمت کم بھی ہوئی ہے اگر یہ اس چیز کی نشاندہی کرتے ہیں کہ قیمتیں بڑھی ہیں تو کم بھی ہوئی ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب والا! ہمارے پریزیڈنٹ صاحب نے اپنے یہ جوائنٹ سیشن میں کہا تھا کہ میں پٹرول کی قیمت کو کم کردوں گا۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر) جناب اسپیکر۔۔۔

جناب اسپیکر۔ ایک وقت میں ایک بولا کرے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ سر!۔۔۔

جناب اسپیکر۔ آپ سُنیں ابھی وہ پورا کرے پھر آپ کو موقع دیں گے۔جی۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر) جناب اسپیکر! ہر پندرہ دن بعد یہ اپنی قیمتوں کا تعین کرتا ہے یہ تیل جو ہے یہ انٹرنیشنل مارکیٹ سے Related ہے۔ جب انٹرنیشنل مارکیٹ میں تیل کی قیمتیں کم ہوتی ہیں تو پاکستان میں بھی آئل کمپنیز اُسے کم کردیتی ہیں اُسکا فائدہ صارفین کو ملتا ہے۔ جب انٹرنیشنل ایک چیز مہنگی

خریدی جائے گی تو ظاہر ہے کمپنیز اپنا نقصان تو نہیں کرے گی لیکن میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ اب بھی ساؤتھ ایشیا میں پاکستان میں تیل کی قیمتیں سب سے کم ہیں اگر آپ پڑوسی ممالک میں جائیں وہاں آج بھی آپ کو پیٹرول پینتالیس روپے لیٹر ملے گا۔ تو جناب! یہ کم زیادہ ہوتی رہتی ہیں بہرحال گورنمنٹ لوگوں کے لئے کوشش کرتی ہے کہ اُن کے لئے مہنگائی نہ ہو۔

جناب اسپیکر۔ ok۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر) اور دوسرا سر! اسکا تعلق جو ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہے۔ اگر مطلب اسمیں تحریک التوا پراونشل اسمبلی کے اُسمیں آتا ہی نہیں ہے اور یہ۔۔۔۔۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب!۔۔۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ ہمارے جنرل صاحب نے خود ہی اپنے جوائنٹ سیشن کی تقریر میں کہا تھا کہ میں پیٹرول کی قیمت کو کم کردوں گا۔ تو بھئی کیوں؟ کس طرح آپ کہتے ہیں کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کے ہاتھ میں نہیں؟ جناب والا! اُس نے اپنی ذمہ داری پوری کی۔ کاش کہ لسبیلہ والوں کے ہاں شعور آجائے۔ کہ اُنہیں پتہ چلے کہ وہاں ایسا ایک آدمی ہوجائے جو ہمارے۔۔۔۔ (ایوان میں شور)

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر). Sir! point of order جب یہ بات لسبیلہ کی ہوئی ہے الحمدللہ لسبیلہ کے ہر ایک آدمی کو شعور اور یہ اُس شعور کا نتیجہ ہے کہ آج لسبیلہ کا یہ فرزند وزیراعلیٰ ہیں اور اِس معزز ایوان نے اُسے قائد ایوان منتخب کیا ہے تو یقیناً یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ لسبیلہ کا ایک شخص وزیراعلیٰ ہیں۔

جناب اسپیکر۔ ok۔ جی۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر) لسبیلہ یا پنجگور کی بات نہیں ہو رہی ہے بات پیٹرول کی ہو رہی ہے۔ تو پتہ نہیں کیا ہوگیا ہے کچکول صاحب کو کہ وہ تھک گئے ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہاں کے لوگوں کی جو معیارِ زندگی ہے آپ مکران والے پھر بھی ایران کے ہمسائے ہیں یہاں انکے پیٹرول آتے جاتے ہیں، حب کے لوگوں کے بارے میں ہم نے کہا کہ بات کریں۔ آپ لوگوں کی جو صلاحیت ہے آپ لوگ جو سی ایم بنے ہیں ہمیں پتہ ہے آپ لوگ

لائق لوگ ہیں ہم لوگ تو ایسے ہی الفاظ نہیں بولیں گے کہ آپ لوگ نالائق ہیں۔ لیکن جو آپ کی Responsibility ہے بحیثیت نمائندہ کے بشمولِ لسبیلہ سارے بلوچستان کے لوگ اسوقت مہنگائی کی چکی میں پس رہے ہیں وہ صرف اور صرف فیول Fuel کی جب قیمت بڑھ جائیگی سارے اشیاء کی سارے انڈسٹریوں کی سارے ٹرانسپورٹیشن پر یہ ہر چیز پر اثر انداز ہوگا۔ یہ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اس مسئلے پر بحث ہو جناب والا!

<u>جناب اسپیکر۔</u> جی رحیم صاحب مختصراً۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> جی مختصراً جناب اسپیکر! یہ جو تحریک التوا ہے اور اسمیں ابھی جو بحث ہو رہی ہے۔ دوست کہہ رہے ہیں پتہ نہیں اُن سے کیا کہا جائے میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ 1980 سے آج تک بین الاقوامی طور پر تیل کی قیمتوں میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟ اگر اُن کو معلومات ہیں مجھے بتا دیں ورنہ میں اُن کو بتا دیتا ہوں۔ 1980 سے آج تک پیٹرول کی قیمتوں میں اضافہ دو ڈالر۔۔۔۔

<u>میر محمد عاصم کُرد گیلو (وزیر مال)</u> پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر!

<u>جناب اسپیکر۔</u> جی۔

<u>میر محمد عاصم کُرد گیلو (وزیر مال)</u> اسپیکر صاحب! یہ جو مشترکہ قرارداد ہمارے دوستوں کی جناب لیڈر آف دی اپوزیشن کچکول علی صاحب، عبدالرحیم زیارتوال، اختر حسین لانگو صاحب کی۔ جناب اسپیکر! میرے آنرایبل ممبر زیارتوال صاحب کو بھی معلوم ہوگا کچکول علی صاحب کو بھی معلوم ہوگا جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے پیٹرول کی جو پہلے قیمتیں تھیں جب ہم سکولوں میں پڑھتے تھے اُس ٹائم تین روپے گیلن تھا پانچ لیٹر تھے۔ پھر اُسکے بعد ہوتا ہوا لیٹر پر آیا۔ تقریباً قیمتیں ہمیشہ ہر دور میں، یہ ہمیں بتائیں کہ کونسے دور میں قیمتیں نہیں بڑھی ہیں؟

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> واک آؤٹ کریں۔۔۔۔

<u>میر محمد عاصم کُرد گیلو (وزیر مال)</u> ایک منٹ چُپ کریں آپ۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> سب چُپ ہیں آپ بولیں۔

<u>محمد عاصم کُرد گیلو (وزیر مال)</u> جناب اسپیکر! آٹا جو پہلے ساٹھ روپے بوری جو میں نے ہوش سنبھالا تھا اُسکے

بعد نوے روپے مطلب جونہی وقت گزرتا گیا قیمتیں بڑھتی گئیں۔جتنی بھی حکومتیں آئی ہیں آپ بتائیں کس حکومت میں کس چیز کی قیمتیں نہیں بڑھی ہیں؟ جس طرح آٹے کی قیمت ہے، جناب اسپیکر! اسکے بعد جو گوشت کی قیمتیں وہ بھی اسی طرح۔تیس روپے گوشت کا کلو تھا ابھی آپ دیکھیں ایک سو چالیس روپے نہیں ملتے ہیں۔اسی طرح مرغی کو لے لیں اُسوقت کتنی تھی مرغی بتائیں کچکول صاحب؟ آپ بات کرتے ہیں۔جونہی قیمتیں بڑھتی گئیں آپ اسٹینڈ کرتے گئے۔

جناب اسپیکر۔ok۔

میر محمد عاصم کُرد گیلو (وزیر مال) جناب! یہ مسئلہ نہیں ہے کل کے دن نمک مہنگا ہوگا آپ تحریک التوا لائیں ''جی نمک مہنگا ہوا''۔مرچی کل کے دن مہنگی ہوگی آپ کہیں گے کہ مرچی مہنگی ہوگئی۔یہ قیمتیں ہمیشہ بڑھی ہیں یہ پہلی دفعہ نہیں ہے۔آپ۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ گیلو صاحب! بس۔جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! اسکو نمٹائیں۔اگر آپ اجازت دیں۔

میر محمد عاصم کُرد گیلو (وزیر مال) آپ روزانہ، اس سے مقدس ایوان کا بھی ٹائم ضائع اور ممبروں کا بھی۔ ایک دفعہ پہلے اس پر Debate ہوا ہے۔اس کے حق میں قرارداد منظور ہوئی ہے۔روزانہ Repeat کریں۔۔۔۔۔(ایوان میں شور)

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ پہاڑوں پہ رہنے والے لوگوں کا بھی خیال رکھیں۔اسکو آپ لوگوں کو کنٹرول کرنا چاہیئے۔۔۔۔(ایوان میں شور)

جناب اسپیکر۔ مہربانی کر کے ایک بات کرے۔کچکول صاحب، اعظم صاحب۔۔۔

میر محمد عاصم کُرد گیلو (وزیر مال) آپ لوگ جانتے ہیں کہ لوگوں کی کیا مجبوریاں ہیں۔مہنگائی کا بھی ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ہمیں بھی اُسکا احساس ہے۔نہیں اس سے پہلے اس پر ڈیبیٹ Debate ہوا ہے۔ہم نے آپ کا ساتھ دیا ہے۔آپ کی قرارداد کو اس ایوان میں ہم نے منظور کیا ہے۔۔اگر ہم آپ کا ساتھ نہیں دیتے آپ منظور ہی نہیں کر سکتے تھے ایوان میں۔آپ لوگوں کی اکثریت ہی نہیں تھی۔

(ایوان میں شور)

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب اِس بحث کوختم کرلیں۔ایک منٹ رحیم صاحب۔ کچکول صاحب ۔اب اس پر جمالی صاحب آپ۔۔۔۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) میں گزارش کروں گا اپنے بھائیوں کو۔۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر۔ جمالی صاحب اِنکو بات پورا کرنے دیں پھر آپ۔جی کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جو تحریک التوا ہے جناب اسپیکر! یہ واقعتاً بحث کے قابل ہے اس پر بحث ہو سب سے رائے لیں۔ جناب اسپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 1980 سے آج تک فی بیرل جو قیمت بڑھی ہے وہ دو ڈالر ہے۔یعنی۔۔۔

جناب اسپیکر۔ یعنی جتنا بھی مواد آپ نے تیاری کیا ہے بحث کے لئے جب منظور ہوئی تو اُسوقت آپ اس پر مکمل بحث کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ اچھا وہ بھی نہیں کرتا ہوں جناب اسپیکر! اس پر آتا ہوں کہ جو یہ قیمتیں بڑھتی ہیں منڈی میں اسکی بنیادی وجوہات کیا ہوتی ہیں۔ یہ تو ہمیں کم از کم معلوم ہو کہ یہ قیمتیں کیوں بڑھتی ہیں۔آپ سعودی عرب جائیں وہاں میرے خیال میں پندرہ بیس سال سے قیمتیں Stable ہیں ۔ اُسکی اکنامک Economic سٹیبل ہے۔ کیوں سٹیبل ہے وہ تو آپ جانتے ہیں۔لیکن ہمارے ہاں جب اس پر بات کرتے ہیں تب بھی نہیں چھوڑتے ہیں کہ صوبے کی معیشت کو سٹیبل کیا جائے۔ایسی اسکیمیں لائی جائیں ایسے ترقیاتی کام کیئے جائیں جس کے بل بوتے پر ہماری پیداوار بڑھے اور لوگوں کو روزگار بھی مل جائے گا اور مہنگائی بھی ختم ہو جائیگی۔اس لئے اس پر جناب اسپیکر! کوئی توجہ دیتی ہی نہیں ہیں۔ناسمجھی کی بات تو یہ ہے۔ جب اس پر بولتے ہیں تب بھی سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور مہنگائی آسمان سے نہیں آتی اور روزگار آسمان سے نہیں اُترتا جناب اسپیکر! یہ سب کچھ زمین پر ہم نے آپ نے اس ٹریژری بینچز نے اپوزیشن نے سب لوگوں نے یہاں پر Create کرنے ہیں۔تو اُس کے لئے ایسی پلاننگ کرنی ہوگی۔ ایسے طریقے اپنانے ہوں گے جس کے بل بوتے پر ہم اپنی Income کو یعنی اپنی پیداوار کو Generat کریں گے اور دوسرے سائیڈ پر آپ کو روزگار بھی مل جائے گا مہنگائی بھی ختم

ہوگی اورلوگ اشیائے ضرورت کی چیزوں کوستا خرید سکیں گے اسکوتو یہ لوگ سمجھتے ہیں اور فلانی چیز بیچ میں لاتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب آپ تشریف رکھیں۔ جی عبدالرحمٰن جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! زیارتوال صاحب کی تحریک بہت معقول ہے اور خاص کر پیٹرولیم کے بارے میں اور مہنگائی کے اچھے اچھے چیدہ پوائنٹ نکالیں اس سلسلے میں اگر تھوڑا سا رولز کے حوالے سے کہوں کہ اگر اس پر متفقہ طور پر قرارداد لائی جائے تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ مذکورہ اشیاء کی قیمت مرکزی حکومت سے تعلق رکھتی ہے۔ اور صوبے کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ محرک کی تحریک التوا اہمیت کے حامل ہے کیوں کہ پیٹرولیم کی قیمتیں بڑھنے سے عام آدمی پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں لیکن ہم اور آپ فیڈرل گورنمنٹ کے کسی فیصلے کو چیلنج نہیں کر سکتے اس طرح یہ تحریک التوا بنتی نہیں ہمارا دل بھی چاہتا ہے کہ مہنگائی نہ ہو۔ اگر میں یہ کہوں کہ ہمارے یہی دوست نے بڑا شور مچایا کہ وزراء کی تنخواہیں اتنی بڑھادی گئیں یہ ایوان یقین کریں موجودہ جو تنخواہ ہے اس سے بھی ہمارا گزارہ نہیں ہوتا یہ نہیں کہ میں گورنمنٹ آف بلوچستان سے مزید مانگ رہا ہوں۔ صرف اپنے دوستوں سے یہی کہوں گا کہ وہ اپنی تحریک واپس لے لیں۔ اور اس پر قرارداد لائیں اور پورے ایوان سے منظور کرا کر آگے بھیجا جائے۔ اللہ کرے کہ اس کا کوئی نتیجہ نکل آئے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! وزیر لاء اینڈ پارلیمانی امور نے ایک Reasonable View دے دیا اسمیں جو Circumstance ہے۔ اور ملک یا صوبے کے حالات کے بارے میں مہنگائی سے متعلق اپنا اظہار کرلیا۔ جب ایک وزیر مہنگائی کے زد میں ہے تو ایک عام آدمی اس سے کیسے متاثر نہیں ہوسکتا۔ میں کہتا ہوں کہ اس تحریک التوا کو قرارداد کی شکل میں منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب رولز میں یہ ہے۔ کہ اگر کوئی تحریک التوا بحث کے لئے منظور ہو جائے تو دو گھنٹے بحث کے بعد تب جا کر قرارداد کی شکل میں تبدیل ہوسکتی ہے۔ تو بہتر یہی ہے کہ فریش قرارداد لائی جائے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! قراردادوں کے لئے دن مختص ہے اور ہمارے اپوزیشن کے

دوستوں کے لئے دنیا ہر جگہ تنگ ہے۔ اگر ٹریژری بینچز والے ہمارا ساتھ دیں گے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

جناب اسپیکر۔ باہمی رضامندی سے حکومت اور اپوزیشن کی متفقہ رائے سے مذکورہ تحریک التوا کو قرارداد کی شکل میں لایا جائے لہذا تحریک التوا نمٹادی جاتی ہے۔ اب کچکول علی صاحب اپنی تحریک التوا پیش کریں

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! میری گزارش ہے کہ مجھے تھوڑا سا موقع دیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ جی!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! کام کا لوڈ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اپوزیشن کی جانب سے اتنی تحرکیں آئی ہیں۔ جن پر اگر کل کر بحث کی جائے۔ تو میں اس سلسلے میں آپ سے گزارش کرونگا جو اہم تحریکیں ہیں ان کو ایک دن میں لایا جائے۔ باقی جو رہ جاتی ہیں۔ انکو اگلے دن کے لئے رکھا جائے۔ تاکہ ایک طرح سے سسٹم چل پڑے اگر ہم ایک ہی دن میں ساری تحریکیں نمٹانے کی کوشش کریں گے۔ ابھی میرے خیال میں ہم سارے دوست تھک چکے ہیں۔ جواب دینے کی سکت باقی نہیں رہی۔

جناب اسپیکر۔ جی کچکول صاحب اپنی تحریک التوا نمبر 80 پیش کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ میں صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں تحریک یہ ہے کہ وفاقی حکومت نے SME کے تین بنکوں کو بند کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں گوادر، تربت اور لورالائی۔ اس کے علاوہ ابھی ڈیرہ مراد جمالی میں بھی بنک انہوں نے بند کیا ہے۔ ان بنکوں کے بند ہونے کی وجہ سے بیروزگاری میں مزید اضافہ ہوگا۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک اس اہم بنیادی مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی وہ یہ ہے۔ کہ وفاقی حکومت نے SME کے تین بنکوں کو بند کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں گوادر، تربت اور لورالائی۔ اس کے علاوہ ابھی ڈیرہ مراد جمالی میں بھی بنک انہوں نے بند کیا ہے۔ ان بنکوں کے بند ہونے کی وجہ سے بیروزگاری میں مزید اضافہ ہوگا۔ لہذا اسمبلی

کی کارروائی روک اس اہم بنیادی مسئلے پر بحث کی جائے۔ کچکول صاحب اس کی admissibility پر بات کریں۔

جناب کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب والا! یہ Observation ہے SME سمال میڈیا انٹر پرائز ہے اس کے چار بنک تھے لورالائی ,ڈیرہ مراد جمالی,تربت اور گوادر میں ان بنکوں کی ہر شاخ میں پانچ چھ مقامی آدمی برسر روزگار تھے۔اس سے ایک فائدہ یہ تھا کہ ہمارے چھوٹے تاجروں اور کسانوں کو قرضہ ملتا۔ اور علاقے کے چندلوگ برسر روزگار تھے۔ان کے بند ہونے سے ہمارے مقامی لوگ جوان بنکوں میں برسرورزگار تھے ان کے منہ سے نوالہ چھین لیا گیا ہے اب جناب! ڈیرہ مراد جمالی والوں کو کہا جاتا ہے کہ آپ لوگ سکھر میں مذکورہ بنک کی شاخ سے قرضہ لیں اور گوادر کے تاجر کوئٹہ آ کر قرضہ لے لیں میں کہتا ہوں کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے اس پر بحث ہونی چاہئے۔

جناب اسپیکر۔ جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! کچکول علی کی تحریک التوا ہے میں ان سے اس کی وجہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان بنکوں کو بند کیوں کیا گیا؟ کیونکہ بنکوں کی بند ہونے کی مین وجہ یہ ہوتی ہے۔ جب دیوالیہ یعنی لوگ قرض لیکر واپس نہیں کرتے اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے بند ہوئے تو ہمیں بتایا جائے۔ یا تو ہمیں ٹائم دیا جائے تاکہ ہم معلومات حاصل کریں کہ کن وجوہات کی بناء پر ان بنکوں کو بند کیا گیا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! ہم یہ کہتے ہیں کہ بلوچستان کے لوگوں کیساتھ ان کا رویہ مخاصمانہ ہے۔ کیونکہ کراچی پنڈی کے بنکس بند نہیں کر سکتے صرف بلوچستان انکے زد میں ہے۔ کیونکہ انہیں معلوم ہیں۔ کہ یہ لوگ کچھ نہیں کر سکتے اور یہ حقیقت ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ماسوائے رونے کے، ہم کہتے ہیں کہ ہمارے لوگ جو برسر روزگار تھے ان کے روزگار چھینا اور ان بنکس کے توسط سے ہمارے چھوٹے لیول کے تاجروں کو دس بیس ہزار قرضہ ملتا تھا کو بند کرنا سراسر زیادتی اور ناانصافی ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ مجھے ٹائم دیا جائے۔ تاکہ میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کرلوں کہ کن وجوہات کی بناء پر یہ بنکس بند کئے

گئے ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! اگر ہماری صوبائی حکومت یہ یقین دہانی کرائے کہ وہ اس سلسلے میں Insensitive لینگے تو اس تحریک کو دو تین دن کے لئے التوا میں رکھا جائے تا کہ متعلقہ ادارے سے رابطہ کر کے ان سے پوچھا جائے کہ ان بنکوں کو کن بنیاد پر بند کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب! اس سے کوئی اچھی تجویز نہیں ہوگی جس طرح جمالی صاحب نے فرمایا کہ ہمیں موقع دیا جائے لہذا وزیر موصوف معلومات حاصل کر کے ایوان کو حقائق سے آگاہ کریں تحریک کو 24/جنوری 2004 کے لئے Pending میں رکھا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

جناب اسپیکر۔ وزیر قانون مصدرہ قانون نمبر ا کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) میں وزیر قانون تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

اب وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) میں وزیر قانون تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو منظور کیا جائے۔ (تحریک منظور ہوئی)

معزز اراکین اسمبلی کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ کل مورخہ 20/جنوری 2004 کو منعقد ہونے والے

اجلاس کا وقت تین بجے سہ پہر کی بجائے گیارہ بجے صبح رکھا گیا ہے۔

اسمبلی کی کارروائی 7 بجکر 55 منٹ پر اختتام پذیر ہوئی

(اسمبلی کی کارروائی مورخہ 20 ؍جنوری 2004 صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی ہوگئی)